SENATE OF PAKISTAN
SENATE DEBATES

Thursday, April 30, 1987

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall, (Parliament House), Islamabad, at nine of the clock in the morning, with Mr. Deputy Chairman (Malik Muhammad Ali Khan) in the Chair.

(RECITATION FROM THE HOLY QURAN)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓا۟ إِذَا لَقِيتُمْ فِئَةً فَٱثْبُتُوا۟ وَٱذْكُرُوا۟
ٱللَّهَ كَثِيرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ﴿٤٥﴾
وَأَطِيعُوا۟ ٱللَّهَ وَرَسُولَهُۥ وَلَا تَنَٰزَعُوا۟ فَتَفْشَلُوا۟ وَتَذْهَبَ رِيحُكُمْ
وَٱصْبِرُوٓا۟ إِنَّ ٱللَّهَ مَعَ ٱلصَّٰبِرِينَ ﴿٤٦﴾ وَلَا تَكُونُوا۟ كَٱلَّذِينَ
خَرَجُوا۟ مِن دِيَٰرِهِم بَطَرًا وَرِئَآءَ ٱلنَّاسِ وَيَصُدُّونَ
عَن سَبِيلِ ٱللَّهِ وَٱللَّهُ بِمَا يَعْمَلُونَ مُحِيطٌ ﴿٤٧﴾ (الانفال ۴۵،۴۷)

ترجمہ:- شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور رحم کرنے والا ہے۔ مومنو! جب کفار کی کسی جماعت سے تمہارا مقابلہ ہو تو ثابت قدم رہو اور خدا کو بہت یاد کرو تاکہ مراد حاصل کرو۔ اور خدا اور اس کے رسول کے حکم پر چلو اور آپس میں جھگڑا نہ کرنا کہ ایسا کرو گے تو تم بزدل ہو جاؤ گے اور تمہارا اقبال جاتا رہے گا اور صبر سے کام لو کہ خدا صبر کرنیوالوں کا مددگار ہے۔ اور ان لوگوں جیسے نہ ہونا جو اتراتے ہوئے یعنی حق کا مقابلہ کرنے کے لئے اور لوگوں کو دکھانے کے لئے گھروں سے نکل آئے اور لوگوں کو خدا کی راہ سے روکتے ہیں اور جو اعمال یہ کرتے ہیں خدا ان پر احاطہ کئے ہوئے ہے۔

SENATE OF PAKISTAN
SENATE DEBATES

Thursday, April 30, 1987

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall, (Parliament House), Islamabad, at nine of the clock in the morning, with Mr. Deputy Chairman (Malik Muhammad Ali Khan) in the Chair.

(RECITATION FROM THE HOLY QURAN)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓا۟ إِذَا لَقِيتُمْ فِئَةً فَٱثْبُتُوا۟ وَٱذْكُرُوا۟
ٱللَّهَ كَثِيرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ﴿٤٥﴾
وَأَطِيعُوا۟ ٱللَّهَ وَرَسُولَهُۥ وَلَا تَنَٰزَعُوا۟ فَتَفْشَلُوا۟ وَتَذْهَبَ رِيحُكُمْ
وَٱصْبِرُوٓا۟ إِنَّ ٱللَّهَ مَعَ ٱلصَّٰبِرِينَ ﴿٤٦﴾ وَلَا تَكُونُوا۟ كَٱلَّذِينَ
خَرَجُوا۟ مِن دِيَٰرِهِم بَطَرًا وَرِئَآءَ ٱلنَّاسِ وَيَصُدُّونَ
عَن سَبِيلِ ٱللَّهِ وَٱللَّهُ بِمَا يَعْمَلُونَ مُحِيطٌ ﴿٤٧﴾ (الانفال ۴۵،۴۷)

ترجمہ :۔ شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور رحم کرنے والا ہے۔ مومنو! جب
کفار کی کسی جماعت سے تمہارا مقابلہ ہو تو ثابت قدم رہو اور خدا کو بہت یاد کرو تاکہ مراد
حاصل کرو۔ اور خدا اور اس کے رسول کے حکم پر چلو اور آپس میں جھگڑا نہ کرنا کہ ایسا کرو گے
تو تم بزدل ہو جاؤ گے اور تمہارا اقبال جاتا رہے گا اور صبر سے کام لو کہ خدا صبر کرنیوالوں
کا مددگار ہے۔ اور ان لوگوں جیسے نہ ہونا جو اتراتے ہوئے یعنی حق کا مقابلہ کرنے کے
لئے اور لوگوں کو دکھانے کے لئے گھروں سے نکل آئے اور لوگوں کو خدا کی راہ سے
روکتے ہیں اور جو اعمال یہ کرتے ہیں خدا ان پر احاطہ کئے ہوئے ہے۔

MOTION TO SUSPEND QUESTION HOUR

جناب ڈپٹی چیئرمین : جزاک اللہ - بسم اللہ الرحمٰن الرحیم - جناب محمد علی خان صاحب -

Mr. Muhammad Ali Khan: Mr. Chairman, I again request that we have hardly been left with one hour. Today the session of the National Assembly is being held simultaneously with that of the Senate and as that session starts, most of the Ministers would be leaving for the National Assembly and some of our learned members have given notices of adjournment motions and privilege motions. They might be able to express their feelings more in those motions rather than in these questions. So, I suggest that these questions should be taken as having been read and we should proceed with further work here. Thank you Sir.

Mr. Javed Jabbar: Point of order. Mr. Chairman, I would like to submit through your courtesy that the subjects of questions can and are quite different from the subjects of privilege and adjournment motions. Secondly, Question Hour is the only hour where you can plan systematic accountability on very basic issues. Thirdly Sir, why must the Senate be given lower preference than the National Assembly in terms of the availability of the Ministers just because the Assembly starts. It does not mean the work of the Senate comes to an end. Fourthly Sir, how can we take the government's attitude to Parliament seriously if the whole purpose of calling the sitting is to go through the motions for just half an hour. You might as well have not called this sitting and let us go home.

قاضی عبداللطیف : جناب والا ! گزارش ہے کہ آج کے سوالات میں انتہائی اہم سوالات آئے ہوئے ہیں اور ان کا موضوع تحریکات سے بالکل مختلف ہوتا ہے - لہٰذا میں گزارش کروں گا کہ ان کو بالکل ملتوی نہ کیا جائے -

جناب ڈپٹی چیئرمین : جی میرداد خیل صاحب -

جناب عبدالرحیم میرداد خیل : میں قاضی عبداللطیف صاحب کی تائید کرتا ہوں اور یہ ہمارا استحقاق ہوتا ہے - ہم تو محنت سے سوالات بھیجتے ہیں - اس سلسلے میں معلومات لیتے ہیں -

جناب ڈپٹی چیئرمین : جی پروفیسر خورشید صاحب -

پروفیسر خورشید احمد: فی الحقیقت ہم حکومت کے لئے کوئی مشکل پیدا نہیں کرنا چاہتے۔ لیکن یہ سمجھنا چاہتے ہیں کہ جب آپ کے پاس وزیروں کی ایک فوج ظفر موج موجود ہے تو آخر آپ تقسیم کار کے اصول پر عمل کرتے ہوئے ایسا کیوں نہیں کرسکتے کہ کچھ وزراء کے ذمے یہ کام کردیں کہ وہ سینٹ کو attend کرلیں اور دوسرے وزراء اسمبلی میں چلے جائیں ایسی کوئی مشکل نہیں ہے۔ یہ بڑی نامناسب بات ہے کہ جو تھوڑا سا وقت ان کو ملا ہے۔ اس لئے کہ تین چار دن سے سینیٹ مل رہی ہے۔ اس میں بھی ہم اپنا تمام بزنس نہیں کرسکتے۔ محض اس بناء پر کہ کوئی خاص وزیر اس لئے یہاں نہیں آسکتا چونکہ اسمبلی ہو رہی ہے یہ بہت ہی lame excuses ہیں ہمیں ان سے احتراز کرنا چاہیئے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: اس میں لاء منسٹر صاحب کچھ آپ فرمائیں گے؟ جی جناب جوگیزئی صاحب!

Nawabzada Jahangir Shah Jogezai: The replies to the questions have already been given. I think that will be sufficient, otherwise the question which is asked is replied by the person incharge as a Section Officer and has come through the mouth of a Minister. If this is the thing it is just a wastage of time and had there been a system where the Minister comes himself, makes inquiry and gives a report that would have been different. So what is the use of wasting our time for the Question Hour. Let us go with the other business.

جناب ڈپٹی چیئرمین: جوگیزئی صاحب تشریف رکھیئے۔ یہ پارلیمنٹ کی روایت بھی ہے اور قواعد وضوابط کے مطابق بھی ہے۔ اس پر وقت تو ضائع نہیں ہوتا۔ بعض ضمنی سوال ایسے ضروری ہوتے ہیں جن کی نشاندہی کی جاتی ہے۔ جی حسین بخش بنگلزئی صاحب۔

میر حسین بخش بنگلزئی: جو ہاؤس کی طرف سے تحریک پیش ہوئی ہے میں اس کو سیکنڈ کرتا ہوں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: تشریف رکھیئے۔ جی لاء منسٹر صاحب

جناب وسیم سجاد: جناب والا! جو قائد ایوان نے تحریک پیش کی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ نہایت خلوص نیت کے ساتھ پیش کی ہے تاکہ ایوان کی بقیہ کارروائی پر غور ہوسکے سوالات بہت اہم حصہ ہیں لیکن ایک اہم بات یہ بھی ہے کہ سوالات کے جوابات آچکے ہیں اور

[Mr. Wasim Sajjad]

وہ پڑھے گئے تصور ہوں گے ۔ لہٰذا جو معلومات معزز ممبران حاصل کرنا چاہتے تھے وہ انہیں مل چکی ہیں ۔ صرف یہ ہے کہ ضمنی سوالات نہیں ہو سکیں گے ۔ اس حد تک تو نقصان ہے لیکن اسے برتری اس پر نہیں ہونی چاہیئے جو یہاں زیر غور تحریک التواء یا تحریک استحقاق کے سلسلے میں ایوان کرنا چاہے گا ۔ لہٰذا میں قائد ایوان کی اس پُر خلوص تحریک کی تائید کرتا ہوں ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : جی جناب حسین بخش بنگلزئی صاحب (اچھا وہ چلے گئے) جی جناب شیرین دل صاحب ۔

لیفٹیننٹ جنرل (ریٹائرڈ) شیرین دل خان نیازی : جناب میرے تین سوالوں میں سے تو ایک سوال کا جواب ہی نہیں آیا اس سوال کو ڈیفر کر دیں اور اسے اگلے وقفہ سوالات تک ملتوی کر دیجیئے ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : اچھا جی ، جی پروفیسر صاحب آپ کیا فرماتے ہیں ؟

پروفیسر خورشید احمد : جناب والا ! میں پورے ادب کے ساتھ عرض کروں گا کہ محترم وزیر عدل نے جو plea لی ہے ۔ وہ خلوص پر مبنی ہے اور ہم نے خلوص کو چیلنج ہرگز نہیں کیا ہے ۔ ہم نے جو بات عرض کی ہے وہ یہ ہے کہ کیا وجہ ہے کہ سینیٹ کا اجلاس آج صرف ایک گھنٹہ چلے ۔ اور اگر اس کی وجہ یہ ہے کہ تمام وزراء موجود نہیں رہ سکتے تو ہم نے کہا ہے کہ سب موجود نہ رہیں صرف چند وزراء یہاں رہ جائیں ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : جی جناب طارق چوہدری صاحب ۔

جناب محمد طارق چوہدری : ہر محکمے کے دو دو وزیر ہیں حضور ۔ اگر ہماری قسمت میں بڑے وزیر نہیں ہیں تو چھوٹے وزیر یہاں بیٹھے رہیں لیکن اس کو ملتوی نہ کیا جائے ۔

صاحبزادہ الیاس : پوائنٹ آف آرڈر ، یہ پہلا موقع نہیں ہے کہ اس ہاؤس میں سوالات پڑھے ہوئے تصور کیئے گئے ہیں پہلے بھی ایسا ہوتا رہا ہے ۔ اس لئے میرے خیال میں یہ کوئی جواز نہیں کہ یہ اعتراض کیا جائے البتہ ضمنی سوالات کے متعلق یہ فیصلے ہوتے رہے کہ متعلقہ سوالات کے متعلق اگر کوئی مزید وضاحت درکار ہو تو اس سلسلے میں نئے سوالات بھیجے جا سکتے ہیں ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : شکریہ ، تحریک یہ ہے کہ "قاعدہ نمبر ۲۲۹ کے تحت ،

قاعدہ نمبر ۴۶ کو معطل کر دیا جائے۔ سوالات اور جوابات جو ایوان کی میز پر رکھے گئے ہیں، انہیں پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔"

میں یہ تحریک رائے کے لئے ہاؤس کے سامنے پیش کر دیتا ہوں میرے لئے اس کے سوا اور کوئی چارہ کار نہیں۔

قاضی عبداللطیف: یہ تو کھلی بات ہے کہ اکثریت حکومتی پارٹی کی ہے۔ آپ اندازہ اس سے لگائیے کہ حزب اختلاف والے ان میں سے کتنے لوگ اس کے حق میں ہیں، آپ کوئی دو فریق بنا لیجئے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: شکریہ! یہ بھی وزیر قانون سے کہیں گے کہ اس بات کا خیال رکھیں ایسی چیزیں بھی رولز میں رکھ لیں۔ جو تحریک پیش کی ہے اس کے حق میں جو ہیں، وہ "ہاں" کہیں اور جو اس کے مخالف ہیں وہ "نہ" کہیں۔

ایک معزز رکن: آوازیں برابر ہیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: نہیں میرے خیال میں "ہاں" زیادہ ہے۔ اگر نہیں تو کوئی دوسرا طریقہ اختیار کر لیتے ہیں۔ ویسے میرے خیال میں ہاں والے زیادہ ہیں۔ تحریک منظور ہوتی ہے۔ شکریہ۔ (تالیاں)

(تحریک منظور ہوئی)

قاضی عبداللطیف: پوائنٹ آف آرڈر!

میں نے متعدد مرتبہ جناب چیئرمین صاحب کی توجہ اس طرف دلائی ہے کہ جو جوابات دیئے جاتے ہیں ان میں بعض اوقات حوالہ دیا جاتا ہے کہ اس کا مزید بقیہ حصہ منسلکہ میں ملاحظہ فرمائیں اگر ضمیمہ کو دیکھا جائے تو وہ انگریزی میں ہوتا ہے۔ اس کے باوجود، آج بھی میرے دو سوال ہیں اور ان کے ساتھ بھی یہی سلوک کیا گیا ہے، ان کے جوابات بھی اسی طریقے سے ہیں۔ اس کا مقصد یہ ہے کہ آپ کو معلوم ہے کہ اس ملک کی آبادی میں ۲۴ یا ۲۵ فیصد وہ لوگ ہیں کہ جنہیں آپ پڑھا ہوا تصور کرتے ہیں اور انہی میں سے پندرہ فیصد وہ ہیں جو صرف اردو جانتے ہیں۔ ۱۰ یا ۱۲ فیصد وہ ہیں جو انگریزی جانتے ہیں۔ اس کا مقصد یہ ہے کہ ملک کے عوام سے ان سوالات کے جوابات کو چھپایا جا رہا ہے۔ لہٰذا میں احتجاجاً ان سوالات کی کاپی پھاڑ رہا ہوں جو ہمیں

اُردو میں دی گئی ہے آپ یہ بھی ان حضرات کے حوالے کر دیجئے۔

(مداخلت)

جناب ڈپٹی چیئرمین: میں آیندہ سے سینیٹ سیکرٹریٹ سے بھی کہوں گا کہ ان کے سوالات کے جوابات اردو میں ان کی تسلی کے مطابق دیئے جائیں پھر بھی اگر کوئی ایسی چیز ہو تو اس کے لئے ہم بیٹھ کر تسلی سے بات کر لیں گے۔ آپ جو چاہتے ہیں اس کے لئے آپ میرے پاس یا چیئرمین کے پاس چیمبر میں تشریف لے آئیے پھر ہم اس مسئلہ کو دیکھ لیں گے۔ اس کے علاوہ ہم وزراء صاحبان سے بھی درخواست کرتے ہیں کہ جوابات اُردو میں تفصیل سے دیئے جائیں۔

جناب عبدالرحیم میرداد خیل: جی ہاں، اور اس میں وزیر ۔ ۔ ۔ ۔

قاضی عبداللطیف: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: قاضی صاحب، پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں۔

قاضی عبداللطیف: جناب والا! بعض ممبر حضرات آپ کی وساطت کے بغیر ہماری تقاریر میں مداخلت کرتے ہیں میں یہ عرض کروں گا کہ جب طریقہ کار یہ ہے کہ آپ کی وساطت سے ہم سے بات کریں تو پھر وہ ہماری بات میں کیوں مداخلت کرتے ہیں؟

جناب ڈپٹی چیئرمین: میں معزز اراکین سے درخواست کروں گا کہ ہاؤس کا جو تقدس ہے اور اس کے جو قواعد و ضوابط ہیں ان کا خیال کیا جائے۔ مہربانی، قاضی صاحب۔

جناب عبدالرحیم میرداد خیل: پوائنٹ آف آرڈر، جناب وزیر مذہبی امور نے کہا ہے کہ کوئی ۲۳ افراد کو سرکاری اخراجات پر حج پہ بھیجا گیا ہے اور جو ان کے نام دیئے ہیں وہ بھی انگریزی میں دیئے ہوئے ہیں۔ چاہیئے تو یہ تھا کہ ان کے نام عربی میں لکھتے کیوں کہ یہ مذہبی امور کے وزیر ہیں۔ اس کے متعلق بھی گزارش ہے کہ یہ کام اس طرح کیوں کیا ہے؟

جناب ڈپٹی چیئرمین: جی جناب حاجی سیف اللہ صاحب۔

حاجی محمد سیف اللہ خان: پہلی بات تو یہ ہے کہ "۲۳" نام نہیں بلکہ "۳۲" نام ہیں۔ دوسری بات یہ ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: دراصل پرابلم یہ ہے کہ انکیچر کا ترجمہ اکثر اُردو میں نہیں ہوتا ہے۔ آئندہ اس کا بھی بندوبست کرتے ہیں۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : یہ کام آپ کے سیکرٹریٹ کا ہے ہمیں اگر آپ سوال انگریزی میں بھیجیں گے تو اس کا جواب ہم انگریزی میں دے دیں گے۔ اگر آپ اردو میں بھیجیں گے تو ہم اس کا جواب اردو میں بھیجیں گے۔ تو یہ چونکہ سوال انگریزی میں آیا ہے اس لئے جواب ہم نے انگریزی میں دے دیا ہے اور اس کا ترجمہ آپ نے کیا ہے۔ اور جو منسلکہ لسٹ کے بارے میں لکھا ہے، آپ کے سیکرٹریٹ نے لکھا ہے، ہم نے نہیں لکھا۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : اس کے لئے تو میں نے پہلے عرض کیا ہے۔

جناب عبدالرحیم میرداد خیل : آپ وزیر محترم ہیں، آپ دفتر کو کہہ سکتے ہیں۔ آپ کا کام تو غلطیاں نکالنا ہے۔ آپ کو چاہئے تھا کہ اس وقت ریکارڈ چیک کرتے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : دراصل بات یہ ہے کہ لسٹوں کا ترجمہ نہیں ہوتا ہے۔ ان کو ایسے ہی لگا دیا جاتا ہے۔

جناب محمد طارق چوہدری : جناب، اب انہوں نے غلطیاں نکالنا چھوڑ دیا ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : میرے خیال میں، جس کام پہ وہ مامور ہونگے، اس کے متعلق دیکھیں گے کہ ان کے لئے کیا بہتر ہے۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب غلطی ہے ہی نہیں، پڑھنے میں غلطی ہے یہاں بھی "۳۲" لکھا ہوا ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : نہیں جی، وہ غیر ملکی زبان ہے۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : نہیں جناب، اردو میں "۳۲" لکھا ہے۔

جناب عبدالرحیم میرداد خیل : بات یہ ہے کہ آپ نے یہ بھی تو بہت بڑی غلطی کی ہے کہ آپ ادھر آگئے ہیں۔

QUESTIONS AND ANSWERS

SUPPLY OF ELECTRICITY BY WAPDA

61. ***Qazi Hussain Ahmad: Will the Minister for Water and Power be pleased to state :

(a) whether it is a fact that electricity was provided to the

**Question Hour being suspended the questions and their answers were placed on the Table of the House.

[Qazi Hussain Ahmad]

villages Bagh Pur Dheri and Bhirray, Tehsil Haripur-Hazara during the year 1978-79 with the approval of the provincial government;

(b) whether it is also a fact that the extention of electricity in the electrified villages is the responsibility of WAPDA ; and

(c) the expected time by which electricity to non-electrified areas would be provided in the above villages ?

Kazi Abdul Majid Abid: (a) Villages Baghpur Dheri and Bhirray were electrified during 1980-81 with the approval of the provincial government concerned.

(b) Yes.

(c) Additional Abadis in these villages developed later will be electrified as soon as approval of the provincial government is received. The case has been referred to provincial government by WAPDA on 29-1-1987.

EXECUTIVE STAFF OF SUI NORTHERN GAS CO.

62. ***Mr. Muhammad Raza Khan:** Will the Minister for Petroleum and Natural Resources be pleased to state :

(a) the total number of persons at present in the executive staff (engineering groups) of Sui Northern Gas indicating their names, grades and educational qualifications ;

(b) the total number of posts in executive grade 1, 2 and 3 of engineering group in the Sui Northern Gas ;

(c) the total number of persons employed against posts mentioned in (b) above indicating also their names and educational qualifications ;

(d) the eudcational qualification of Chief Executive of Sui Northern Gas and the grade of company against which he is employed ; and

(e) the procedure of recruitment in the Sui Northern Gas ?

Ch. Nisar Ali Khan: (a) 236. Details of their names and educational qualifications are attached as Appendix-A.

(b) 109.

(c) 109. For names and eductional qualifications kindly refer to Appendix-A Serial No. 128 to 236.

(d) The Chief Executive of Sui Northern Gas Pipelines Limited (Mr. Amir Ali) is a graduate from the Punjab University. He is an Associate Member of the Chartered Institute of Management Accountants London and an Associate Member of Institute of Cost and Management Accountants of Pakistan. He is fixed at a basic pay of Rs. 8167 per month *plus* furnished accommodation and transport. There is no specific grade for the Chief Executive.

(e) Appointments in the executive cadre in Sui Northern are made either by direct recruitment or promotion/selection, in accordance with the Executive Service Rules.

(Annexure has been placed in the Senate Library).

PROMOTION OF EXECUTIVE STAFF OF THE SUI GAS CO.

63. ***Mr. Muhammad Raza Khan:** Will the Minister for Petroleum and Natural Resources be pleased to state :

(a) whether officers of the executive staff have been promoted in accordance with the executive staff service rules of the Sui Gas Company ;

(b) the procedure adopted for the transfer of officers of the executive staff of the Company and the maximum period of stay of an officer at one station ;

[Mr. Muhammad Raza Khan]

(c) whether transfer order dated 20th February, 1986 of officers of executive staff of the Company has been implemented; and

(d) whether the transfer orders of certain officers are still in abeyance ; if so, the reasons thereof ?

Ch. Nisar Ali Khan: (a) Yes.

(b) Officers of the Company are transferred keeping in view operational requirements and also period of stay on one station. However, limit of maximum period of stay of an officer on one station is not fixed.

(c) Yes.

(d) No transfer orders on 20th February, 1986 have been held in abeyance.

[64. Transferred to Finance Division for answering on 7th May, 1987].

CHASHMA RIGHT BANK CANAL

65. ***Malik Faridullah Khan:** Will the Minister for Water and Power be pleased to state :

(a) the total loss suffered by the government due to defective designing of Chashma Right Bank Canal;

(b) the compensation, if any, given to the affected families ; and

(c) whether any action has been taken against the officers responsible for the afforesaid debacle ?

Kazi Abdul Majid Abid: (a) There is no defect in the design of Chashma Right Bank Canal. However, from the seepage from the unlined portion of the canal, which was expected in the immediate post commissioning period, 4000 acres of land has been affected.

(b) A sum of Rs. 16.77 million has been placed at the disposal of Commissioner D.I. Khan for disbursement to the affectees of CRBC.

(c) No action is warranted for the present.

Additional Responsibility of Chairman, WAPDA

66. ***Malik Faridullah Khan:** Will the Minister for Water and Power be pleased to state:

(a) whether it is a fact that Maj. General (Retd.) Safdar Butt Chairman, WAPDA has been assigned the extra responsibility of the Chairman BCCP ; and

(b) whether the government has any plan to relieve of this additional responsibility if not the reasons therefor ?

Kazi Abdul Majid Abid: (a) Yes.

(b) The Ministry does not think it appropriate to seek his relief at this stage from additional responsibility due to his impending retirement as Chairman, WAPDA.

Supply of Electricity to Villages in D.I. Khan

67. ***Qazi Abdul Latif:** Will the Minister for Water and Power be pleased to state :

(a) the total number and the names of the villages of Tehsil Dera, Tehsil Kulachi and Tehsil Tank of Distt. Dera Ismail Khan which have been provided electricity during the period from Ist January, 1980 to 31st January, 1987 ; and

(b) the total number of villages which have not been provided electricity so far indicating also the period by which electricity will be provided to these villages ?

Kazi Abdul Majid Abid: (a) Total number of villages in Tehsil Dera, Kulachi and Tank of District Dera Ismail Khan which were electrified during the period from 1st January, 1980 to 1987 are as under :—

Name of Tehsil	*No. of Villages electrified*
Dera Ismail Khan	69
Kulachi	14
Tank	41

The names of above villages are given in the list at Annexure-I.

(b) Out of 463 villages in District D.I. Khan as per census report for 1983, 233 villages have been electrified upto 31-3-1987. Prime Minister's five point programme provides for electrification of 90 per cent villages in the census book by 1900. However, priorities on yearly basis are fixed by the provincial government.

Annex I

NAME OF VILLAGES IN TEHSIL D.I. KAHN TEHSIL KULACHI AND TEHSIL TANK ELECTRIFIED DURING THE PERIOD FROM IST JAN. 1980 TO 1987 ARE GIVEN AS UNDER

S. No.	Name of Village	Tehsil	District
1	2	3	4
1.	Fateh		
2.	Wanda Madat-I..................	D.I. Khan.	D.I. Khan.
3.	Wanda Madat-II	D.I. Khan.	D.I. Khan.
4.	Kotla	D.I. Khan.	D.I. Khan.
5.	Lodian	D.I. Khan.	D.I. Khan.
6.	Nosa Khan	D.I. Khan.	D.I. Khan.
7.	Khar-I.................................	D.I. Khan.	D.I. Khan.

1	2	3	4
8.	Khar-II	D.I. Khan.	D.I. Khan.
9.	ARA	D.I. Khan.	D.I. Khan.
10.	Muhammad Abad	D.I. Khan.	D.I. Khan.
11.	Humat Abad Mashi Wala..	D.I. Khan.	D.I. Khan.
12.	Garha Ashar	D.I. Khan.	D.I. Khan.
13.	Snah Dev.	D.I. Khan.	D.I. Khan.
14.	Jata	D.I. Khan.	D.I. Khan.
15.	Kacha Baba	D.I. Khan.	D.I. Khan.
16.	Chawan Wala	D.I. Khan.	D.I. Khan.
17.	Kot Shohani	D.I. Khan.	D.I. Khan.
18.	Nigum Shah	D.I. Khan.	D.I. Khan.
19.	Nawab	D.I. Khan.	D.I. Khan.
20.	Chakwara	D.I. Khan.	D.I. Khan.
21.	Wanda Karim	D.I. Khan.	D.I. Khan.
22.	Fateh Jai	D.I. Khan.	D.I. Khan.
23.	Dhab Sangani	D.I. Khan.	D.I. Khan.
24.	Chah Koshan Shahm	D.I. Khan.	D.I. Khan.
25.	Shala	D.I. Khan.	D.I. Khan.
26.	Miran	D.I. Khan.	D.I. Khan.
27.	Sango Janobi	D.I. Khan.	D.I. Khan.
28.	Kuiachi Wala	D.I. Khan.	D.I. Khan.
29.	Khano Khel	D.I. Khan.	D.I. Khan.
30.	Dar Khan (Fafizabad)	D.I. Khan.	D.I. Khan.
31.	Aba Khel	D.I. Khan.	D.I. Khan.
32.	Duk Masam	D.I. Khan.	D.I. Khan.
33.	Mian Adda	D.I. Khan.	D.I. Khan.
34.	Kacha Mali Khel	D.I. Khan.	D.I. Khan.
35.	Miali	D.I. Khan.	D.I. Khan.
36.	Suba Agha Sharif	D.I. Khan.	D.I. Khan.
37.	Bilal Khel	D.I. Khan.	D.I. Khan.
38.	Kotka Gul Muhammad	D.I. Khan.	D.I. Khan.

1	2	3	4
39.	Saido Wali..........................	D.I. Khan.	D.I. Khan.
40.	Khokar..............................	D.I. Khan.	D.I. Khan.
41.	Landa Sharif......................	D.I. Khan.	D.I. Khan.
42.	Ghulamai Wala.................	D.I. Khan.	D.I. Khan.
43.	Loan Khair Shah..............	D.I. Khan.	D.I. Khan.
44.	Machora...........................	D.I. Khan.	D.I. Khan.
45.	Yari Khel..........................	D.I. Khan.	D.I. Khan.
46.	Rhoilla...............................	D.I. Khan.	D.I. Khan.
47.	Wajah.................................	D.I. Khan.	D.I. Khan.
48.	Wandi Jani........................	D.I. Khan.	D.I. Khan.
49.	dhoke Vience....................	D.I. Khan.	D.I. Khan.
50.	Ganjoo..............................	D.I. Khan.	D.I. Khan.
51.	Awan.................................	D.I. Khan.	D.I. Khan.
52.	New Abadi Prova..............	D.I. Khan.	D.I. Khan.
53.	Dhalla...............................	D.I. Khan.	D.I. Khan.
54.	Khairi................................	D.I. Khan.	D.I. Khan.
55.	New Abadi at Balochabad.	D.I. Khan.	D.I. Khan.
56.	Bahaderi...........................	D.I. Khan.	D.I. Khan.
57.	New Abadi at Bandkori.....	D.I. Khan.	D.I. Khan.
58.	Bach Wali Shamali............	D.I. Khan.	D.I. Khan.
59.	New Abadi at Haji Mora...	D.I. Khan.	D.I. Khan.
60.	Kot Fusha.........................	D.I. Khan.	D.I. Khan.
61.	Kotla Habib.......................	D.I. Khan.	D.I. Khan.
62.	Kacha Mali Khel	D.I. Khan.	D.I. Khan.
63.	Katchi Faha R. Pur	D.I. Khan.	D.I. Khan.
64.	Badni Khel.........................	D.I. Khan.	D.I. Khan.
65.	Miani Abad........................	D.I. Khan.	D.I. Khan.
66.	Dhawan Gihshkori............	D.I. Khan.	D.I. Khan.
67.	Toba..................................	D.I. Khan.	D.I. Khan.
68.	Haibati	D.I. Khan.	D.I. Khan.
69.	Gara Noor Khan..............	D.I. Khan.	D.I. Khan.

1	2	3	4
1.	Attal Sharif........................	Kulachi.	D.I. Khan.
2.	Gara Mohabati	Kulachi.	D.I, Khan.
3.	Shah Alam.........................	Kulachi.	D.I. Khan.
4.	Kot Isa	Kulachi.	D.I. Khan.
5.	Gara Mastan	Kulachi.	D.I. Khan.
6.	Piran Panjanly....................	Kulachi.	D.I. Khan.
7.	Mangla	Kulachi.	D.I. Khan.
8.	Gara Isa Khan	Kulachi.	D.I. Khan.
9.	Gandi Umar Khan............	Kulachi.	D.I. Khan.
10.	Maddi...............................	Kulachi.	D.I. Khan.
11.	Gandi Esap.......................	Kulachi.	D.I. Khan.
12.	Mochiwal..........................	Kulachi.	D.I. Khan.
13.	Gara Alam Khan	Kulachi.	D.I. Khan.
14.	New Abadi	Kulachi.	D.I. Khan.
1.	Niamat Khel......................	Tank.	D.I. Khan.
2.	Saidal...............................	Tank.	D.I. Khan.
3.	Shahbaz	Tank.	D.I. Khan.
4.	Kiri Haider	Tank.	D.I. Khan.
5.	Karori	Tank.	D.I. Khan.
6.	Chadrar	Tank.	D.I. Khan.
7.	Adam Abad........................	Tank.	D.I. Khan.
8.	Gara Hayat	Tank.	D.I. Khan.
9.	Daraki	Tank.	D.I. Khan.
10.	Ahmad Shah......................	Tank.	D.I. Khan.
11.	Silam Kot	Tank.	D.I. Khan.
12.	Ghari Saidan	Tank.	D.I. Khan.
13.	Ibrahim Kot	Tank.	D.I. Khan.
14.	Said Khel..........................	Tank.	D.I. Khan.
15.	Kacha Khel	Tank.	D.I. Khan.
16.	Sher Khel..........................	Tank.	D.I. Khan.
17.	Sardar Khel	Tank.	D.I. Khan.

1	2	3	4
18.	Radi Khel..........................	Tank.	D.I. Khan.
19.	Non Dari..........................	Tank.	D.I. Khan.
20.	New Abadi & Gara Baloch	Tank.	D.I. Khan.
21.	Baguwal..........................	Tank.	D.I. Khan.
22.	Marma..........................	Tank.	D.I. Khan.
23.	Kora Khan..........................	Tank.	D.I. Khan.
24.	Uttar Kira Umar Masodan	Tank.	D.I. Khan.
25.	Sahib Khel..........................	Tank.	D.I. Khan.
26.	Alizar..........................	Tank.	D.I. Khan.
27.	Gardawai..........................	Tank.	D.I. Khan.
28.	Mandoor..........................	Tank.	D.I. Khan.
29.	Gomal Khurd..........................	Tank.	D.I. Khan.
30.	Gomal Kalan..........................	Tank.	D.I. Khan.
31.	Kala Zai..........................	Tank.	D.I. Khan.
32.	Gora Budah..........................	Tank.	D.I. Khan.
33.	Station Katch..........................	Tank.	D.I. Khan.
34.	Ratiarai..........................	Tank.	D.I. Khan.
35.	Manjai..........................	Tank.	D.I. Khan.
36.	Narces (Barkiabad)..........	Tank.	D.I. Khan.
37.	Niri Ashiq..........................	Tank.	D.I. Khan.
38.	Niri Maghzai..........................	Tank.	D.I. Khan.
39.	Dabak..........................	Tank.	D.I. Khan.
40.	Puck..........................	Tank.	D.I. Khan.
41.	Pir Wand..........................	Tank.	D.I. Khan.

PLOTS FOR OVERSEAS PAKISTANIS IN THE NEW SCHEME, CHAKLALA

68. ***Prof. Khurshid Ahmad:** Will the Minister for Housing and Works be pleased to state :

(a) whether it is a fact that Physical Planning Directorate, Rawalpindi, invited applications in January, 1986 from Overseas

Pakistanis for allotment of 368 plots under the new scheme in Chaklala and more than 6,000 applications were received by them alongwith $ 1,400 with each application in advance but balloting has only been done for 151 plots ; and

(b) whether it is also a fact that the authorities have returned the original bank drafts to the applicants after keeping them for over ten months without depositing these drafts in any bank account on PLS basis involving huge revenue losses to the government ?

Mr. Muhammad Hanif Tayyab: The matter pertains to the provincial government.

GEMSTONE CORPORATION

69. ***Maulana Kausar Niazi:** Will the Minister for Petroleum and Natural Resources be pleased to state :

(a) whether it is fact that Gemstone Corporation is running in loss at present, if so, indicate the details of the loss sustained annually from 1982 onward ;

(b) the total amount of bank loans outstanding against the said Corporation ;

(c) the total amount spent on foreign tours by the officers of the Corporation during the year 1985-86 ; and

(d) the value of the orders booked during these tours ?

Ch. Nisar Ali Khan: (a) The net loss sustained by Gemstone Corporation from 1981-82 to 1985-86 amounted to Rs. 24.067 million which included Development Exploration expenditure of Rs. 8.472 million written off through Profit and Loss A/c. Year-wise net loss is

given below:—

Year	Net loss for the year
1981-82	2,466,322
1982-83	656,003
1983-84	310,095
1984-85	1,065,536
1985-86	11,096,456

Amortization of :	
(i) Development Exp.	1,703,150
(ii) Abortive Exploration Exp.	6,769,658
Total ..	24,067,220

Loss figures are based on book value of gem and jewellery stocks. However, conservatively estimated market value of stocks assessed by expert valuers on the basis of past statistics and sales in home and international markets is Rs. 79.898 million. Since unrealized profits cannot be reflected in balance sheet, shows a position of deficit. In the event of Corporation getting freedom of access to international market to dispose of its accumulated inventory, the position can reverse.

(b) Total amount of bank loan outstanding as on 31st March, 1987 is Rs. 24,430,288.

(c) Total amount spent on foreign tours by officers of the Corporation during the year 1985-86 is nil.

(d) Since no tour was undertaken the question of booking any orders does not arise. However, during recent study tour of USA and Germany in February/March, 1987 financed by UNDP, sales worth $28,700 were made and orders worth $ 30,000 were received.

PARTICIPATION OF PAKISTANI BIHARIS IN THE URS OF SAINTS IN BIHAR

70. ***Maulana Kausar Niazi:** Will the Minister for Religious Affairs and Minorities Affairs be pleased to state :

(a) whether it is a fact that great religious saints are buried in the Indian Province of Bihar and thousands of Muslims participate in their Urs ; and

(b) whether Government of Pakistan is willing to take up the case with the Indian Government for according permission to Pakistani Biharis enabling them to participate in these Urses.

Haji Muhammad Saifullah Khan: (a) Yes.

(b) Yes.

PERSONS WHO PERFORMED HAJ OR UMRA WITH THE PRESIDENT OF PAKISTAN

71. ***Maulana Kausar Niazi:** Will the Minister for Religious Affairs and Minorities Affairs be pleased to state :

(a) the number of persons who performed Haj or Umra at government expense alongwith the President from 1980 to 1986 indicating their names and other particulars ; and

(b) the total expenditure incurred theron ?

Haji Muhammad Saifullah Khan: (a) No person has performed Haj or Umra at government expenses alongwith the President from 1980—1986 through Ministry of Religious Affairs.

(b) Question does not arise.

Sports Teams Sent Abroad

72. ***Qazi Abdul Latif:** Will the Minister for Culture, Sports and Tourism be pleased to state :

(a) the total number of sports teams of Pakistan sent abroad during the period from 1st January, 1985 to 31st March, 1987, indicating also the names of the countries visited, the names of the games played, number of members of each team and the expenditure incurred thereon separately in each case ; and

(b) whether any women team was also sent abroad during the above period, if so the country visited by the women team ?

Malik Nasim Ahmed Aheer: (a) The details of the teams alongwith the expenditure incurred on them are placed below at Annexure A.

(b) (i) Yes.

(ii)	Republic of Korea	2 Teams
	USA	1 Team
	Sri Lanka	1 Team
	Total ..	4 Teams

(Annexure has been placed in the Library).

Royalty for Extraction of Coal in Baluchistan

73. ***Mr. Abdur Rahim Mir Dad Khel:** Will the Minister for Petroleum and Natural Resources be pleased to state :

(a) the amount of royalty being realized from extraction of coal in Baluchistan ; and

(b) the heads on which this amount is being spent ?

Ch. Nisar Ali Khan: (a & b) Collection of royalty from extraction of coal in Baluchistan is a provincial matter. The Federal Government does not collect any royalty from extraction of coal in any province.

PERSONS SENT FOR HAJ ON STATE EXPENSES

74. ***Mr. Abdur Rahim Mir Dad Khel:** Will the Minister for Religious and Minorities Affairs be pleased to state :

(a) the total number of persons sent on government expenses for Haj during 1986 ; and

(b) the names of these persons province-wise.

Haji Muhammad Saifullah Khan: (a) 32-persons were sent on government expense for Haj during 1986.

Detail is as under :—

Punjab :

1. Mr. Nur Hussain S/o Ali Muhammad, Dandhot, Chakwal.
2. Hafiz Saleh Hamid Khursheed, Karor Pucca, Multan.
3. Moulvi Muhammad Riaz R/o Dhudian Chek Beli Khan Road, District.
4. Mr. Atta-ul-Mustafa Nuri R/o 274, St. No. 11, F-6/3, Islamabad.
5. Maulvi Muhammad Yousaf C/o Pir Sahib Taunsa Sharif, Taunsa Sharif.
6. Mr. Abdul Ghani, Saidpur Road, Rawalpindi.
7. Mrs. Shah Jahan W/o Abdul Ghani, Saidpur Road, Rawalpindi.
8. Mr. Hanif Khalid, Senior Reporter, Daily Jang, Rawalpindi.
9. Mrs. Salam Khalid W/o Hanif Khalid, Rawalpindi.
10. Mr. Shabbir Hussain Shah, Pakistan Times, Rawalpindi.

[Haji Muhammad Saifullah Khan]

11. Mrs. Akhtar-un-Nisa W/o Shabbir Hussain Shah, Rawalpindi.
12. Miss. Farukh Saeed, Old Anarkali Lahore.
13. Muhammad Latif Khan Abbasi, Kashmiri Bazar, Murree.
14. Mst. Muhallam Bibi W/o Muhammad Latif Khan Abbasi, Murree.

Sind :

1. Dr. Abdul Rehman Dhanwar, R/o Pir Jo Goth District Khairpur, Sind.
2. Mr. Muhammad S/o Baig Muhammad Mororo, Pir Jo Goth, District Khairpur Sind.
3. Mr. Faqir Mohsin S/o Hafiz Umed Ali, P.O. Sindhri, *Via* Mirpurkhas, Sind.
4. Mr. Wasi Mazhar Nadvi, M.N.A., Hyderabad.
5. Mr. Mattal S/o Umer Dars, Khairpur.
6. Moulvi Ghulam-ur-Rehman, Jamia Masjid Tayyaba, Bath Island, Karachi.
7. Mst. Janat Bibi Widow of Rashid Ahmad Landhi, Karachi.

N.W.F.P. :

1. Mr. Yaqoob Khan Jadoon, M.N.A. Mardan.
2. Mr. Khairul Bashr S/o Abdul Qahr, Swat.
3. Sh. Gul Rehman S/o Fazle Rehman, Tehkal Bala, Peshawar.
4. Mr. Ijazul Haq S/o Noorul Haq, Tehkal Bala, Peshawar.

Baluchistan :

1. Mrs. Ejaz Akhtar, C/o Anjuman-e-Khawateen Bolan, Quetta, Baluchistan.
2. Agha Faqir Shah, R/o Kansi Road, Quetta. (Mehram of Mrs. Ejaz Akhtar).
3. Syed Muhammad Shafi S/o Syed Ghulam Village Shafi Shanghari, Taluka and District Pishin, Baluchistan.
4. Malik Behram Khan Marpani, Dukki, Baluchistan.
5. Malik Abdul Ghaffar Shahbozai, P.O. Loralai.

6. Laihan Shahizai C/o Deputy Speaker National Assembly.
7. Mullah Gul Baran Mardanzai C/o Deputy Speaker National Assembly.

SUPPLY OF ELECTRICITY TO VILLAGES IN DISTT. MARDAN

75. ***Mr. Abdur Rahim Mir Dad Khel:** Will the Minister for Water and Power be pleased to state :

(a) the reasons for not providing electricity to the village of Surkhabi and other adjacent villages in District Mardan ; and

(b) whether the Government intends to provide electricity to the village of Surkhabi if so, when ?

Kazi Abdul Majid Abid: Approval of provincial government concerned to the electrification of village Surkhabi and other adjacent villages in District Mardan has not yet been received.

Electricity to villages Surkhabi and other adjacent villages of District Mardan will be provided as soon as approval of government of N.W.F.P. is received.

GOLD AND SILVER MINES

76. ***Qazi Hussain Ahmad:** Will the Minister for Petroleum and Natural Resources be pleased to state :

(a) whether it is a fact that gold and silver mines exist at Muzaffarabad and in Gilgit and if so, the estimated quantity of precious metals in these mines ; and

(b) the time by which the work will be started to excavate gold and silver from these mines ?

Ch. Nisar Ali Khan: (a) No. Occurrence of gold and heavy minerals in placer deposits of Gilgit, Hunza and Indus River in knowns

[Ch. Nisar Ali Khan]

since centuries. PMDC have detected presence of some precious metals in some beds at Chirah and Henzal in Gilgit, Tahkot in Hazara, at Shardi and Reshian in Azad Kashmir. It is premature to say that gold and silver deposits have been discovered in the country. Necessary analysis of samples and exploration work is in progress by the Pakistan Mineral Development Corporation.

(b) It is too early to say any thing at this stage.

MAIN STORE OF WAPDA AT LAHORE

77. ***Syed Abbas Shah:** Will the Minister for Water and Power be pleased to state :

(a) whether it is a fact that the power wing of WAPDA maintains one central stores at Lahore and material is issued to each area/province from the main store;

(b) whether it is also correct that Chairman, Area Board has no power to purchase material required for the electrification;

(c) if answer to (a) and (b) is in the afirmative, is it not against the decentralization policy of the government; and

(d) whether it is within the knowledge of government that demand of under developed area for the material required is ignored and great dis-satisfaction exists against this system?

Kazi Abdul Majid Abid: (a) No. Each Area Electricity Board has its own Central Regional Store. The materials from the manufacturers after inspection are directly supplied to the respective regional stores according to the requirements of the Area Boards.

(b) No. The Chairman, Area Electricity Boards has powers to purchase the material falling under category "Decentralized". However major items like structures, transformers, conductors, meters, HT/LT cables and insulators etc. are purchased centrally, according to the requirements of the Area Boards.

(c) In view of answer at (a) and (b) above, no reply is needed.

(d) demand of under developed area is not ignored. Material is distributed amongst the regions according to budget allocation of the region.

[78. Deferred].

DEPOSITS OF COAL IN SIND

79. ***Mr. Javed Jabbar:** Will the Minister for Petoleum and Natural Resources be pleased to state :

(a) whether it is correct that large deposits of high grade lignite coal have been found in Thatta in the Sonda Coal Basin in Sind;

(b) if the answer to the above is in the affirmative, what is the programme formulated by the government for the exploitation of these deposits ; and

(c) how will work on the development of the coal in the Sonda Coal Basin in Thatta, Sind be affected by the government's commitment to the development of the Lakhra Coal Fields?

Ch. Nisar Ali Khan: (a) Yes.

(b) Preliminary geoscientific investigations for exploration and evaluation of coal deposits in Sonda Thatta areas Sind were carried out by Geological Survey of Pakistan during 1982-86 under a development scheme "Exploration of Thatta-Sonda Coal, Sind, 27 drill holes with commulative depth of 5794 meters were completed. Tentative estimates of coal reserves based on drilling results are in excess of 250 million tonns in area of 260 sq. kms. out of total Sonda Coal Field area of more than 600 Sq. Kms. the field and laboratory investigations supported with exploratory test drilling are presently in progress by the Geological Survey of Pakistan under another GSP-USAID Joint Project "Energy Planning and Development—Coal Resource Assessment (1985—89)".

[Ch. Nisar Ali Khan]

(c) The results of investigations in Sonda Thatta Coal Basin will supplement the efforts of the government for overall development of Lakhra Coal Fields. Development of the former will not be affected by the development of Lakhra Coal Field.

SOLAR ENERGY IN PAKISTAN

80. ***Mr. Javed Jabbar:** Will the Minister for Petroleum and Natural Resources be pleased to state the measures taken by the Government to develop solar energy in Pakistan?

Ch. Nisar Ali Khan: Ministry of Petroleum and Natural Resources has established Directorate General of New and Renewable Energy Resources for the development of new and renewable sources of energy including solar. DGNRER has taken the following steps/measures to promote and to develop the utilization of solar energy in the country.

A. Solar Photovoltaic Systems

1. Six Development Projects/Schemes as named below are under progressive implementation for setting up solar photovoltaic systems to cater to the electricity requirements of individual houses, community lights, water pumping for drinking purposes etc., in remote rural areas. The foreign exchange component for import of modules, solar batteries and control units is being provided by UNDP, EEC, Government of Japan, France etc.

(i) Rural Energy Project.
(ii) Renewable Energy for Village Electrification.
(iii) Solar Development Project.
(iv) Solar Energy for Remote and under Developed Areas.
(v) Japanese Aided Solar System.
(vi) Regional Solar Energy, Development and Demonstration Centre.

2. At present 9 solar photovoltaic systems (3 in Punjab, 2 in Sind, 2 in NWFP and 2 in Baluchistan) are in operation in different villages and they cater to all the domestic electricity needs of the people

in those areas. In addition 2 solar systems in the Northern areas, 2 in Baluchistan and 1 in Punjab are under progessive stages of implementation.

3. The Government of Pakistan will be hosting training in cooperation with ESCAP in Pakistan to provide training in the field of solar technology to the engineers, technicians and planners from ESCAP countries. The first training course to be held in April, 1987, has now been postponed on the request of ESCAP and will be rescheduled in consultation with ESCAP.

B. Solar Thermal

DGNRER has developed a solar water heater with capacity ranging from 30 to 50 Gallons, and 67 solar water heaters have been installed at various government buildings and mosques to demonstrate techno-economic utility. 35 solar cookers have also been distributed at a nominal cost to the interested beneficiaries.

C. Future Planning/Scope of Solar Projects

About one hundred villages located in Mekran Division, D.G. Khan, Bahawalpur, Bahawalnager and desert areas of Sind and Dera Bugti have been surveyed for the development of solar system. 20 KWP solar P.V. system can easily cater to the domestic requirements of villages having houses ranging from 50 to 75.

FUNCTION OF NAFDEC AUDITORIUM, ISLAMABAD

81. ***Mr. Javed Jabbar:** Will the Minister for Culture, Sports and Tourism be pleased to state :

(a) whether it is a fact that folk artists from Sind were invited by the Idara-i-Saqafat to perform at the NAFDEC auditorium, Islamabad in connection with Pakistan Day celeberation ;

(b) if answer to (a) above be in the affirmative, the total number and the dates of invitations mailed ; and

(c) the reasons for not holding the said function ?

Malik Nasim Ahmed Aheer: (a) Folk artists from Sind had come primarily for the Pakistan Day parade. Availing of this opportunity, they were invited by the ISP also to give a performance at the NAFDEC hall.

(b) Against the total capacity of 560 seats in the NAFDEC Hall, 800 invitation cards were issued—550 cards were sent by post on 17/18 March, 1987 whereas 250 cards were delivered by hand by the Despatch Riders of ISP.

(c) The show was held as arranged. However, the leader of the group curtailed the programme to just three items.

GENERATION OF 1000 MGW FROM THE PROPOSED KALABAGH DAM

82. ***Maj. Gen. (Retd.) Shirin Dil Khan Niazi:** Will the Minister for Water and Power be pleased to state whether it is a fact that the following approved WAPDA projects *viz* Chashma Barrage 200 MGW, Taunsa Barrage 100 MGW, Jinnah Barrage 100 MGW, Ghazi Gharyala 600 MGW, could be undertaken and completed in much shorter period and perhaps at lower costs than the generation of 1000 MGW from the proposed Kalabagh Dam?

Kazi Abdul Majid Abid: Chashma, Taunsa and Jinnah projects are approved only for engineering studies. These are still in early planning stages. Ghazi Gharyala is conceptual stage, not yet approved for feasibility and engineering studies. On the other hand detailed engineering studies upto tender documents have already been completed for Kalabagh Dam.

The installed capacity of Kalabagh is 3600 MW and not 1000MW. The cost per KW installed capacity of Kalabagh Dam is Rs. 25146 against that of Chashma Barrage project of Rs. 26000. Moreover the development of Hydel Power etc. on these sites will be in addition to Kalabagh and not in replacement thereof.

CHASHMA RIGHT BANK CANAL

83. ***Maj. Gen. (Retd.) Shirin Dil Khan Niazi:** Will the Minister for Water and Power be pleased to state :

(a) is it true that training of various "Hill torrents" and their diversion into a few nullahs in the Chashma Right Bank Canal has been causing more damage to life and property;

(b) number of bridges constructed on the Chashma Right Bank Canal indicating the distance between the bridge and the width of each bridge ; and

(c) whether it is a fact that the banks of the Chashma Right Bank Canal have been washed away, if so, the reasons therefor and the action taken against the contractor and the Engineers who designed the Chashma Right Bank Canal?

Kazi Abdul Majid Abid: (a) It is not true.

(b) Information regarding bridges is as under :—

Sr. No.	Type of Bridge	Width in ft.	Distance in miles*
1.	V.R. Bridge	12	1.458
2.	V.R. Bridge	12	2.250
3.	Foot Bridge	6	1.032
4.	V.R. Bridge	12	1.550
5.	Foot Bridge	6	1.172
6.	V.R. Bridge	12	1.024
7.	Foot Bridge	6	0.804
8.	Foot Bridge	6	0.668
9.	V.R. Bridge	12	1.478
10	Foot Bridge	6	0.870
11.	Foot Bridge	6	1.385
12.	Foot Bridge	6	1.666

1	2	3	4
13.	V.R. Bridge	12	0.930
14.	Foot Bridge	6	2.600
15.	Foot Bridge	6	1.654
16.	V.R. Bridge	12	1.365
17.	V.R. Bridge	12	0.527
18.	Foot Bridge	6	0.552
19.	Foot Bridge	6	0.600
20.	V.R. Bridge	12	2.127
21.	V.R. Bridge	12	
22.	Foot Bridge	6	1.572
23.	V.R. Bridge	12	1.200
24.	Foot Bridge	6	2.135
25.	Foot Bridge	6	3.458
26.	V.R. Bridge	12	0.607
27.	V.R. Bridge	12	0.593
28.	V.R. Bridge	12	1.422
29.	V.R. Bridge	12	2.784
30.	V.R. Bridge	12	2.705
31.	V.R. Bridge	12	2.934
32.	Foot Bridge	6	1.060
33.	A.R. Bridge	24	1.975
34.	V.R. Bridge	12	1.414

RD 260+000 End of Stage-I.

(c) It is not a fact.

*One mile—5000 feet.

INVESTMENT MADE BY WAPDA FOR GENERATION OF ELECTRICITY

84. ***Maj. Gen. (Retd.) Shirian Dil Khan Niazi:** Will the Minister for Water and Power be pleased to state:

(a) the total amount of investment made todate in the generation of electricity in the country ; and

(b) the total amount of interest paid annually by WAPDA to our Banks as well as on foreign loans indicating also the time by which WAPDA ceases to pay interest ?

(Reply not received).

LEAVE OF ABSENCE

جناب ڈپٹی چیئرمین : جناب اصغر علی شاہ صاحب، اپنی ذاتی مصروفیات کی بنا پر ایوان میں ۲۳ اپریل کو شرکت نہیں کر سکے، اس لئے انہوں نے ایوان سے اس تاریخ کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا ایوان رخصت کی اجازت دیتا ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب ڈپٹی چیئرمین : جناب شاد محمد خان اپنی ذاتی مصروفیات کی بنا پر ۲۳ اپریل کو شرکت نہیں کر سکے، اس لئے انہوں نے ایوان سے اس تاریخ کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا ایوان رخصت کی اجازت دیتا ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب ڈپٹی چیئرمین : جناب عبدالقیوم صاحب نے اپنی علالت کی بناء پر ایوان سے ۲۹ اپریل سے ۳ مئی تک رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا ایوان رخصت کی اجازت دیتا ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب احمد میاں سومرو : ۳ مئی کو تو اجلاس ہی نہیں ہو گا۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : درخواست میں انہوں نے یہ لکھا ہے۔ چلئے آج تک ہی کے لئے سہی، جو کچھ بھی ہے۔

جناب احمد میاں سومرو : کیا چھٹی کے دن کے لئے بھی چھٹی کی ضرورت ہوتی ہے؟

جناب ڈپٹی چیئرمین : جو کچھ لکھا تھا وہ مجھے پڑھنا تھا، اس کے بعد جس وقت تک سیشن ہو گا، اس وقت تک رخصت ہو گی۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب ڈپٹی چیئرمین : نوابزادہ عنایت خان نے اپنی بیماری کی بنا پر ایوان سے ۲۹ اور ۳۰ اپریل کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا ایوان رخصت کی اجازت دیتا ہے ؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب ڈپٹی چیئرمین : جناب حمزہ خان بلیجو، اپنی گھریلو مصروفیات کی بنا پر اس ایوان میں ۲۳ تا ۲۸ اپریل شرکت نہیں کر سکے اس لئے انہوں نے ان تاریخوں کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا ایوان رخصت کی اجازت دیتا ہے ؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب ڈپٹی چیئرمین : جناب اختر نواز خان نے اپنی گھریلو مصروفیات کی بنا پر اس ایوان سے ۲۹ تا ۳۰ اپریل کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا ایوان رخصت کی اجازت دیتا ہے ؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب ڈپٹی چیئرمین : سید مظہر علی نے چند ناگزیر وجوہات کی بنا پر ایوان سے ۲۹ اور ۳۰ اپریل کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا ایوان رخصت کی اجازت دیتا ہے ؟

(رخصت منظور کی گئی)

PRIVILEGE MOTIONS

جناب ڈپٹی چیئرمین : اب تحاریک استحقاق کی باری ہے، جناب محمد طارق چوہدری صاحب۔

(I) *RE* : BLOCKADE OF ROAD RESULTING IN INABILITY TO ATTEND THE SESSION

جناب محمد طارق چوہدری : میں تحریک کرتا ہوں کہ ایوان کی کارروائی روک کر اس مسئلے کو فوری طور پر زیر بحث لایا جائے کہ ۲۵ اپریل بروز ہفتہ میں ملتان بذریعہ سڑک براستہ جھنگ، فیصل آباد/اسلام آباد کیلئے روانہ ہوا تاکہ سینیٹ کے اجلاس میں شریک ہو سکوں۔ شام کے وقت جب میں فیصل آباد سے نکل کر لاہور روڈ پر چونگی کے قریب پہنچا ہوں تو ایک مقامی مجسٹریٹ اور ٹریفک پولیس کے دو انسپکٹر صاحبان تمام آنے والی بسوں اور ویگنوں کو روک کر ان کے کاغذات اپنے قبضے میں رکھ کر بسیں، ویگنیں

مسافروں سے زبردستی خالی کرواتے جارہے تھے اس اندھا دھند کارروائی اور ہلڑ بازی کے سبب یہاں پر سٹرک مکمل طور پر بلاک ہوتی چلی گئی ۔ اس طرح سرکاری اہلکاروں کے ہاتھوں روڈ بلاک ہوجانے کی وجہ سے نہ صرف مجھے کئی گھنٹوں تک اذیت ناک انتظار سے دوچار ہونا پڑا بلکہ میرے شہر کے ہزاروں افراد جو کرایہ ادا کرکے اپنی اپنی منزل کی طرف رواں تھے ان کو اپنی اپنی سواریوں سے اتار دیا گیا جس کی وجہ سے عورتوں ، بچوں اور دوسرے مسافروں کو شدید پریشانی ، اذیت اور تکلیف سے دوچار ہونا پڑا۔

اس بے جا مداخلت کی وجہ سے میرا استحقاق مجروح ہوا ہے لہٰذا میں استدعا کرتا ہوں کہ میری اس تحریک کو استحقاق کمیٹی کے سپرد کرکے ضروری تحقیق و تفتیش کرتے ہوئے ذمہ دار افراد کے خلاف ضروری کارروائی عمل میں لائی جائے ۔

Mr. Wasim Sajjad: Opposed Sir.

جناب ڈپٹی چیئرمین : جی چوہدری صاحب ۔

جناب محمد طارق چوہدری : جناب گزارش یہ ہے کہ interruption تو دو دفعہ ہوئی ہے لیکن میں نے ایک حصہ کو چھوڑ دیا ہے ۔ واقعہ یہ ہے کہ میں جب ملتان سے آرہا تھا تو میں نے جھنگ میں داخل ہونے سے پہلے بھی یہی کارروائی دیکھی اور پھر فیصل آباد کو کراس کرتے ہوئے بھی مجھے اس سے دوچار ہونا پڑا۔

جناب والا یہ کارروائی اس وجہ سے کی جارہی تھی کہ کنونشن لیگ جھنگ میں اپنا جلسہ منعقد کر رہی تھی تو اس کے لئے انہوں نے ضلعی انتظامیہ کو چار سو بسیں فراہم کرنے کا حکم دے رکھا تھا اور وہ چار سو بسیں جو ہیں وہ پوری نہیں ہو رہی تھیں جس کے لئے مقامی مجسٹریٹ اور پولیس بسیں خالی کروانے کے لئے اور اس سیاسی جماعت کو بسیں فراہم کرنے کے لئے یہ کارروائی کر رہی تھی ۔ اب اس میں ستم یہ ہے کہ بسیں فیصل آباد کی ، سامعین ٹوبہ ٹیک سنگھ کے ، اور سوئی گیس جھنگ والوں کو ، یعنی اس میں قابل اعتراض کئی پہلو ہیں ۔ جناب پہلے بھی ایک کنونشن لیگ کی حکومت ہوا کرتی تھی وہ بھی یہی کارروائی کرتی تھی ۔ اس کے بعد دوسری حکومت پیپلز پارٹی کی آئی ، تو وہ بھی یہی کارروائی کرتی تھی ، لیکن فرق اتنا تھا کہ اس کے جلسوں میں کچھ لوگ مقامی طور پر خود بھی شریک ہو جاتے تھے ۔ اب یہ تیسری حکومت آئی ہے سبحان اللہ جناب والا !

[Mr. Muhammad Tariq Chaudhary]

میں سمجھتا ہوں کہ جو راستے میں interruption ہوئی ہے راستہ بلاک کیا گیا ہے، روکا گیا ہے اور مجھے جو وہاں پر انتظار کرنا پڑا ہے اس سے تو براہ راست میرا استحقاق مجروح ہوا ہے لیکن اس کے علاوہ اس کے سیاسی، اخلاقی اور قانونی پہلو بھی ہیں۔ بلکہ آج کل تو معاشی پہلو بھی ہیں۔

جناب وسیم سجاد: جناب چیئرمین! میرے خیال میں معزز رکن کو اپنی تقریر ایڈمیسیبلٹی تک ہی محدود رکھنی چاہیئے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: تحریک استحقاق تو میرے خیال میں آج ایک ہی ہے یا ایک اور ہو گی اس لئے انہیں کہنے دیں۔

جناب محمد طارق چوہدری: میں پارلیمنٹ کے اجلاس میں شرکت کے لئے آرہا تھا اور اس دوران میں مجھے روکا گیا ہے۔ لہٰذا چیپٹر ۱۰، صفحہ ۳۴۳، کول کی جو پارلیمانی پریکٹس ہے اس کو آپ ذرا چیک کر لیں اور یہ وزیر صاحب بھی پڑھ لیں تو پھر آپ بھی شرمسار ہوں اور مجھ کو بھی شرمسار کریں، اتنا ہی کافی ہے۔

جناب وسیم سجاد: جناب والا! متعدد بار پہلے بھی جب تحاریک استحقاق اس ایوان میں پیش ہوئیں تو اس بارے میں، میں اور میرے رفقاء یہ بات جناب کے نوٹس میں لائے کہ تحریک استحقاق ان امور کے بارے میں پیش کی جاتی ہے جب ممبر کے حقوق بحیثیت ممبر پارلیمنٹ مجروح ہوں یعنی ایسی کوئی چیز جو اس کے کام میں رکاوٹ ڈالے بحیثیت ممبر پارلیمنٹ، ایک ممبر پارلیمنٹ کو ایسے کوئی حقوق حاصل نہیں جو عام شہری سے زیادہ ہوں لیکن ایسے حقوق جو اس کو دیئے گئے ہوں بذریعہ قانون یا کسی اور وجہ سے تاکہ وہ زیادہ مؤثر طریقے سے ایوان کی کارروائی میں شریک ہو سکے۔ اس ضمن میں تحریک استحقاق پیش کی جاتی ہے، اور اس سلسلے میں جناب والا! میں نے پہلے بھی کئی مرتبہ جناب کی توجہ کول کی کتاب کی طرف مبذول کرائی تھی جہاں پر واضح طور پر اس چیز کا ذکر ہے، اب اگر کوئی مجسٹریٹ اپنے فرائض کی ادائیگی کے سلسلے میں قانونی کارروائی کرتا ہے اور بسوں کو خالی کرواتا ہے یا کاغذات کی چیکنگ کرتا ہے تو اس کو یہ حق حاصل ہے اس کو تو یہ بھی پتہ نہیں ہو گا کہ اس بس میں کون اصحاب سوار ہیں یا اس میں کون نہیں سوار ہیں وہ تو اپنے قانونی فرائض کی ادائیگی کر رہا ہے اور اگر اس سے کوئی تجاوز ہو گیا ہے، وہ

کوئی ایسی حرکت کر رہا ہے جو اسے نہیں کرنی چاہیئے تو اس کے خلاف بھی قانون میں طریقہ کار موجود ہے، اس کے خلاف شکایت ہو سکتی ہے۔

میر یوسف علی خان مگسی: پوائنٹ آف آرڈر، جناب والا! وزیر صاحب فرماتے ہیں کہ جی مجسٹریٹ صاحب اپنی ڈیوٹی دے رہے ہیں، کیا مجسٹریٹ صاحبان کی یہی ڈیوٹی ہے کہ حکومت کے لئے آدمی مہیا کرنے کے لئے ٹریفک کو روکیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: یہ پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہے۔

جناب وسیم سجاد: جناب چیئرمین! میں اس پوائنٹ کی طرف آتا ہوں جو میرے معزز دوست نے پیش کیا ہے کہ اس چیز کا ایک نیا پہلو طارق چوہدری صاحب نے پیش کیا ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ یہ بسیں روکی جا رہی تھیں کیوں کہ حکومت کے لئے یہ درکار تھیں اس کا ذکر اس تحریک استحقاق میں نہیں ہے، لہٰذا یہ نئی چیز ہے اور انہوں نے اپنے اسی نئے پوائنٹ سے اپنی تحریک استحقاق کو رد کرنے کا جواز فراہم کر دیا ہے کیوں کہ اس کے بعد ۵۹ (۲) کے تحت The question shall relate to a specific matter. پہلے ایک بات کرتے ہیں اب ایک اور اس کا جواز پیش کرتے ہیں تو اسی بنا پر اس کو رد کیا جانا چاہیئے۔

دوسرا یہ ہے جناب کہ اس میں intervention of Senate کی ضرورت نہیں ہے کیوں کہ اس کے خلاف اگر انہوں نے قانون کا احترام کیا ہے قانون کو follow کیا ہے تو کوئی ان کے خلاف کارروائی نہیں ہو سکتی، اگر انہوں نے قانون سے تجاوز کیا ہے تو اس کے خلاف عدالتیں بھی موجود ہیں، انتظامی سطح پر بھی ان کے خلاف شکایت ہو سکتی ہے۔ لہٰذا میں عرض کرتا ہوں کہ اس وجہ سے بھی تحریک استحقاق کو مسترد کرنا چاہیئے۔

آخر میں جناب میں ایک افسوسناک پہلو کی طرف آتا ہوں، طارق چوہدری صاحب نے ۲۳ اپریل ۱۹۸۷ء کو ایک درخواست اس ایوان کے سیکرٹریٹ میں پیش کی جس میں انہوں نے فرمایا اور میں وہ درخواست پڑھنا چاہتا ہوں۔

Dear Sir,

Due to certain affairs I am unable to attend the Senate session to be held on 26-04-87. Any business related to me may please be deferred to the next working day.

[Mr. Wasim Sajjad]

لہٰذا ان کی اپنی چھٹی اس ایوان کے ریکارڈ میں موجود ہے جس میں انہوں نے کہا ہے کہ میں ۲۶ کو حاضر نہیں ہو سکتا اور یہ چھٹی انہوں نے ۲۳ اپریل ۱۹۸۷ء کو اس ایوان کے سیکرٹریٹ میں بھیجی، اب جناب یہ فرما رہے ہیں کہ ۲۵ کی شام کو جب میں فیصل آباد کے قریب شام کے وقت ..... یعنی ظاہر ہے کہ اگر شام کے وقت ۲۵ تاریخ کو وہ اسلام آباد کی جانب روانہ ہوتے ہیں تو مقصد تو یہی ہوگا کہ ۲۶ کو میں نے سینیٹ میں حاضری دینی ہے لیکن ان کی پہلے ہی ایک چھٹی موصول ہو چکی ہے جس میں کہا ہے کہ میں ۲۶ کو پیش نہیں ہو سکتا۔ لہٰذا میں ان واقعات کے پیش نظر جناب سے گزارش کروں گا کہ اس تحریک کو مسترد کیا جائے، اور اس سے زیادہ میں کچھ نہیں کہنا چاہتا۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: چوہدری صاحب آپ اس پر مزید اور کچھ فرمائیں گے۔

جناب محمد طارق چوہدری: جناب انہوں نے جتنے بھی جوابات دیئے ہیں ان میں پہلی بات تو یہ ہے کہ مجسٹریٹ صاحب قانونی حدود کے اندر کوئی کارروائی نہیں کر رہے تھے اور یہ ایسا سہواً اور اتفاقاً نہیں ہوا پھر انہوں نے فرمایا کہ میں نے ۲۳ کو ایک درخواست دی تھی کہ اتوار کے لئے جتنا میرا بزنس ہے اس کو ڈیفر کر دیا جائے اس میں کوئی شک نہیں ہے اور یہی وجہ تھی کہ میں یہاں پر موجود نہیں تھا ملتان گیا ہوا تھا اور ملتان سے جب میں واپس آ رہا تھا تو تب یہ کارروائی ہوئی، یہ الگ بات ہے کہ میں اپنے پروگرام سے پہلے وہاں سے چل پڑا۔ ہاں البتہ اگر یہ تحریک استحقاق، استحقاق کمیٹی کے سپرد کر دیں تو یہ میری ذمہ داری ہوگی کہ میں ثابت کروں کہ وہاں پر یہ کارروائی عمل میں لائی جا رہی تھی، یہ ثابت کرنا میرا کام ہوگا، اس لئے میں انہیں چیلنج کرتا ہوں کہ یہ مہربانی کر کے اس کو استحقاق کمیٹی کے سپرد کر دیں باقی ساری باتیں آہستہ آہستہ خود ہی کھلتی چلی جائیں گی۔

تیسری بات یہ ہے کہ کول کا انہوں نے بھی حوالہ دیا ہے اور میں نے بھی، اگر یہ باآواز بلند اس حصے کو پڑھ دیں تو آپ پر ساری بات واضح ہو جائے گی کہ کیا اس طرح راستے کو روک لینا، یعنی یہ قانونی طریقہ نہیں تھا، وہ کوئی قانونی حدود میں چیکنگ نہیں کر رہے تھے، اگر وہ قانونی حدود میں کوئی کارروائی کر رہے ہوتے، وہاں کوئی حادثہ ہو گیا ہوتا یا وہ روٹین کی کوئی کارروائی کر رہے ہوتے تو اس پر مجھے کوئی اعتراض نہ ہوتا اور نہ ہونا چاہیئے تھا، ایسا بارہا ہو چکا ہے اور ہوتا رہا ہے کہ ہمیں راستے میں رکنا پڑتا ہے لیکن

وہ کارروائی جو ہے وہ قانونی حدود کے اندر نہیں تھی وہ حکومت کے جبر کے اندر دبے ہوئے ایک بیچارے مقامی چھوٹے سے مجسٹریٹ کی ایسی کارروائی تھی جو ایک سیاسی پارٹی کے لیڈر کو بسیں مہیا کرنے کے لئے تھی جو بدقسمتی سے اس ملک کا وزیراعظم بھی ہے ، اس لئے میں یہ عرض کرتا ہوں کہ یہ قطعی طور پر ایڈمیسبل ہے اور اس کو استحقاق کمیٹی کے سپرد کیا جائے ۔

جناب امیر عبداللہ خان روکڑی : پوائنٹ آف آرڈر ، جناب میرے دوست نے بسوں کا ذکر فرمایا ہے بسیں میری تھیں ، میں نے لگائی ہوئی تھیں ، گورنمنٹ کو مداخلت کرنے کی ضرورت نہیں تھی نہ ایسی ضرورت تھی ، نہ میری بسیں کسی نے روکی ہیں ، نہ پولیس نے چیک کی ہیں ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : تشریف رکھیں ، یہ پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہے ۔

جناب محمد طارق چوہدری : جناب یہ سرکار میں شامل ہیں ان کی بسیں کوئی نہیں روکتا ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : چوہدری صاحب ، آپ ایک بات فرمادیں کہ آپ نے ۲۶ کو اجلاس میں شرکت کی تھی ؟

جناب محمد طارق چوہدری : نہیں جناب ، میں نے شرکت نہیں کی تھی ۔

جناب وسیم سجاد : جناب والا ! اور معروضات کے علاوہ جو میں کر چکا ہوں ، ایک اور پہلو کی جانب آپ کی توجہ مبذول کرواتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ یہ واقعہ محرک کی تحریک کے مطابق ۲۵ اپریل کو پیش آیا ۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ۲۶ کو یعنی earliest opportunity پر ان کو تحریک پیش کرنی چاہیئے تھی ۔ اور یہ تحریک ۲۸ اپریل کو جناب کے سیکرٹریٹ میں پیش ہوتی ہے ۔ اس کے علاوہ جناب میں سمجھتا ہوں کہ یہ اس کا کوئی جواب نہیں دے سکے کہ اپنی درخواست میں جو انہوں نے کہا ہوا ہے کہ میں ۲۶ کو پیش نہیں ہو سکتا اور انہوں نے جو تحریک میں بات کی ہے وہ اس کے برخلاف ہے ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : شکریہ جی ! محرک نے اپنے استحقاق کے مجروح ہونے کا سوال اٹھایا ہے اور الزام لگایا ہے کہ ۲۵ اپریل کو سینیٹ کے اجلاس میں شرکت کے لئے وہ ملتان سے اسلام آباد براستہ سڑک آ رہے تھے کہ راستے میں جب وہ فیصل آباد کے قریب لاہور روڈ پر چونگی کے قریب پہنچے تو انہوں نے دیکھا کہ ایک مقامی مجسٹریٹ اور دو ٹریفک پولیس کے انسپکٹرز بسوں اور ویگنوں کو روک کر گاڑیوں کے کاغذات لے رہے تھے اور مسافروں کو نیچے اتار کر بسیں اور ویگنیں خالی کرا رہے تھے ۔ انجام کار لاہور روڈ مکمل طور پر بند ہو گیا تھا جس کے نتیجے میں محرک کو کئی گھنٹوں تک انتظار کرنا پڑا ، لہذا اس غیر ضروری مداخلت سے ان کا پارلیمانی استحقاق مجروح ہوا ہے ، محرک نے مؤرخہ ۲۳ اپریل ۱۹۸۷ء کو سینیٹ سیکرٹریٹ کو درخواست دی تھی کہ وہ ۲۶ اپریل ۱۹۸۷ء کو سینیٹ کے

[Mr. Deputy Chairman]

اجلاس میں شرکت سے قاصر ہیں ۔ اور اس درخواست سے یقیناً یہی ظاہر ہوتا ہے کہ مورخہ ۲۶ اپریل ۱۹۸۷ء کو منعقد ہونے والے سینیٹ کے اجلاس میں شرکت کے لئے محرک کا کوئی ارادہ نہیں تھا، علاوہ ازیں ریکارڈ بھی یہی ظاہر کرتا ہے کہ محرک ۲۶ اپریل کو منعقدہ سینیٹ کے مکمل اجلاس میں غیر حاضر رہے تھے، تحریک میں مذکورہ یہ الزام کہ محرک ۲۶ اپریل کو منعقد ہونے والے اجلاس میں شرکت کے لئے اسلام آباد آ رہا تھا مذکورہ بالا درخواست کی روشنی میں وہ اپنے ہی تضاد کا شکار نظر آتے ہیں اور مزید حقیقت یہ ہے کہ محرک نے دراصل ۲۶ اپریل کے اجلاس میں شرکت نہیں کی تھی، ان حالات کی روشنی میں تحریک لہٰذا کی یہ بنیاد کہ محرک ۲۶ اپریل ۱۹۸۷ء کو منعقد ہونیوالے ایوان کے اجلاس میں شرکت کے لئے ۲۵ اپریل کو اسلام آباد آ رہے تھے، مشکوک ہو جاتی ہے مشکوک اور مبہم الزامات کی روشنی میں استحقاق کے مجروح ہونے کا سبب مشکل ہی سے تلاش کیا جا سکتا ہے ۔ مزید برآں ایک مقامی مجسٹریٹ کا نجی <u>گاڑیوں</u> کی جانچ پڑتال کرنا اس کے قانونی فرض کی ادائیگی میں آتا ہے اور اسی وجہ سے سڑک گاڑیوں سے بند ہوئی تھی، لہٰذا اگر الزام کو بہ نفسِ نفیس درست بھی تصور کر لیا جائے تو اس سے کسی بھی طور پر سینیٹر کے پارلیمانی استحقاق کی خلاف ورزی نہیں ہوتی، پھر اگر یہ سچ پر بھی مبنی ہو کہ ان کو ۲۵ اپریل کو کئی گھنٹوں تک رکنا پڑا ۔ تو بھی یہ چاہتے تو ۲۶ اپریل کے اجلاس میں شرکت کا انتظام کر سکتے تھے ۔ لیکن شروع ہی سے ان کا ۲۶ اپریل کے اجلاس میں شرکت کرنے کا ارادہ نہیں تھا ۔ اگر صورتحال یہی ہو تو اس بنا پر اس نتیجہ پر بھی پہنچنا مشکل ہے کہ ان کو ۲۶ اپریل ۱۹۸۷ء کے اجلاس میں شرکت سے باہر رکھا گیا تھا ۔ لہٰذا اس الزام میں کوئی وزن نہیں ہے اور اس طرح محرک کا کسی قسم کا کوئی پارلیمانی استحقاق مجروح نہیں ہوا جس کے ضمن میں سینیٹ کی مداخلت درکار ہو ۔ مبینہ استحقاق کی خلاف ورزی ۲۵ اپریل ۱۹۸۷ء کو ہوئی تھی ۔ اور محرک کو استحقاق مجروح ہونے کا سوال ایوان میں دوسرے دن ۲۶ اپریل کو اٹھانا چاہیئے تھا جبکہ سینیٹ کا اجلاس جاری تھا اس کے برعکس محرک نے ۲۸ اپریل کو بوقت اڑھائی بجے یہ سوال اٹھایا ہے ۔ محرک استحقاق مجروح ہونے کے سوال کو اولیت فرصت میں اُٹھانے میں ناکام رہے ہیں ۔ جس کے تحت قاعدہ ۵۹ (ii) اور (iii) کے تحت میں اِسے رول آؤٹ کرتا ہوں ۔

<u>جناب نسیم احمد آہیر</u>: پوائنٹ آف آرڈر سر!

<u>جناب ڈپٹی چیئرمین</u>: کس بات پر پوائنٹ آف آرڈر ہے ۔ میں نے اس پر رولنگ دے دی ہے ۔

<u>جناب نسیم احمد آہیر</u>: جیسے ابھی آپ نے . . . .

<u>جناب ڈپٹی چیئرمین</u>: آپ تشریف رکھیئے ۔ اگر آپ کا پریولج بنتا ہے تو آپ پریولج موشن موو کر سکتے ہیں ۔

<u>جناب محمد طارق چوہدری</u>: کرنے دیں، کرنے دیں ۔ شوق پورا ۔ جواب الجواب بھی ہوگا ۔

<u>جناب نسیم احمد آہیر</u>: ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : تو باقاعدہ طریقے سے وہ آپ موو کر دیں ۔ جی ۔ شکریہ !

جناب محمد طارق چوہدری : آپ موو کر دیں میں باقاعدہ اس کا جواب دوں گا ۔ شوق پورا کریں ۔

جناب احمد میاں سومرو : کل سے منسٹروں نے سینیٹروں کے خلاف استحقاق اٹھانا شروع کیا ہے ۔ آگے تو یہ روایات نہیں تھیں ۔ کل ایک نے اٹھایا ہے اور آج ۔ ۔ ۔ ۔

جناب نسیم احمد آہیر : کیا یہ صرف آپ کا ہی حق ہے کہ آپ ہمارے خلاف استحقاق ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : ملک صاحب آپ تشریف رکھیئے ۔ جناب جاوید جبار صاحب ۔ آپ کی ایک پریولج موشن آئی ہے ۔ جو آپ نے آج ہی دی ہے

جناب جاوید جبار : جناب چیئرمین ! میں نے آج اس کو دانستہ طور پر submit کیا ہے کیونکہ میں نہیں چاہتا تھا کہ بلا وجہ تحریک استحقاق پیش کی جائے میں حکومت کو پورا موقع دینا چاہتا تھا تاکہ ایسے حالات پیدا نہ ہوں مجھے علم ہے اور آپ جانتے ہیں کہ آج اس سیشن کا آخری دن ہے اور آرڈر آف دی ڈے سے ، بھی یہ ثبوت ملتا ہے کہ اس میں یہ موضوع نہیں ہے ۔ اسی لئے میں نے یہ پریولج موشن دی ہے ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : آپ پیش کیجئے ۔

(II) *RE*: FAILURE TO SUBMIT A REPORT BY THE CONSTITUTION COMMITTEE ON MARTIAL LAW HARDSHIP CASES TO THE HOUSE

Mr. Javed Jabbar: Sir, under Rules 57 and 58 of the Rules of Procedure of the Senate, I ask for leave to move that the privilege of this House has been breached by the non-fulfilment of an assurance given by the Prime Minister on the floor of this House on 15th January, 1987 regarding investigation of the delay by the Special Committee, set up in December, 1985, in suggesting measures for redress and relief for hardship cases of the Martial Law period from 1977 to 1985. The Prime Minister gave this assurance of investigation when two privilege motions on the same subject of delay in devising measures of relief for political prisoners convicted under Martial Law, moved by the undersigned and another member, were held to be in order and were **admitted** and referred to the Privileges Committee. Subsequently, the Privileges Committee held two meetings. But neither has the promised investigation been reported nor has the Privileges Committee provided a report to this House.Today, exactly 16 months have passed since the lifting of Martial Law the restoration of fundamental rights yet

[Mr. Javed Jabbar]
even todate hundreds of people throughout Pakistan remain in prisons after being sentenced to long harsh terms after being denied the opportunity, the basic human rights for a fair public trial and right of appeal to a higher court. Their sentences have commenced from the dates of conviction instead of dates of arrests. I have waited upto the last day of the present session in the hope that the promised investigation would be reported and relief measures announced by the Committee. This continued neglect of solemn assurances constitutes a breach of privilege both of the undersigned and the House and should be discussed in the House. Thank You.

Mr. Wasim Sajjad: Opposed.

جناب ڈپٹی چیئرمین: آپ کچھ فرمانا چاہیں گے ؟

Mr. Wasim Sajjad: Sir, after having read the privilege motion moved by the honourable member, I am unable to find as to what exactly is the grievance being made by him. Is he objecting and raising grievance against what he alleges the delay in the investigation assured by the Prime Minister as he says—was indicated during the course of his speech before this House? Is it a delay allegedly shown by the Privileges Committee to which the two privilege motions have been referred? Is it some other investigation that he is aggrieved of? In the concluding paragraph he says—'the continued neglect of solemn assurances'............So, he mentions three different points and then conculdes by saying that a solemn assurance given to the members has been breached. Now, as far as the solemn assurance is concerned Sir, as you will recall, this matter came up before this House and it was discussed at length. The Prime Minister who was present here said that he was seized of the matter; he would look into the delay alleged by the members and he would also like that these matters be taken up on a priority level. After that Sir, there has been no delay whatsoever. The Committee which is seized of this matter *i.e.* the Constitution Committee appointed by the Prime Minister of Pakistan has held several meetings and discussed this matter and also discussed various proposals as to how we should deal with the situation to expedite progress on this question. A sub-committee was also constituted consisting of Senator, Mr. Ahmed Mian Soomro, Mr. Hasan A. Shaikh and myself and this sub-committee has also held meetings in

which we have, first of all, called for the records from the provincial governments as to what are the types of these cases against persons who are still detained under Martial Law.

No. 2, Sir, what possible relief we can give them ? Because we have also to consider how much we can give and how quickly we can give this relief. Apart from these meetings which we held formally, Sir, I have been constantly in touch with my friends, Mr. Ahmed Mian Soomro and Mr. Hasan A. Shaikh informally discussing as to what should be done so that we quickly provide relief to these persons who are hardship cases under Martial Law.

So, I would submit Sir, that there has been no delay ; we are trying our best to arrive at a decision as early as possible. I have indicated on several occasions earlier, Sir, that impression should not be created that this is an easy matter to solve. We are trying to review convictions of Martial Law period comprising of 8, 9 years. We have to be very careful as to what cases we can re-open and what cases we should not re-open. These cases which have come up include cases of fraud, embezzlement, rape, murder, dacoity, etc. and we have to consider, Sir, whether all these cases should be reviewed or only such cases as come within what we feel hardship cases of Martial Law. So, these are not easy matters, Sir. It is a question of public confidence also whether the public would like us to re-open cases where grievous allegations have been made against certain persons and although we may not agree with the procedure adopted yet it is a procedure indicated in the law under which the army trials are held.

These are the procedures Sir, where the army people have to follow certain rules and regulations and obviously I don't say, we are perfectly in accordance with the normal norms of democracy but nevertheless, Sir, these procedures are laid down in the law and if they have a look on the law in giving these sentences they are subject to review before other authorities and the army personnel who were dealing with these cases. We also had to follow the Law of Evidence; also had to give the right of hearing to the accused ; also allow cross-examination by the counsel of the party itself. So, all these things we have to consider, Sir. It is not an easy matter. We are seized of it and I

[Mr. Wasim Sajjad]
would like to assure the honourable member that there will be no dealy as far as we are concerned. The delay is because of the complicated nature of the question with which we are seized and what possible remedies at the quickest possible pace can be made available to these convicts.

Mr. Javed Jabbar: May I..........

Mr. Deputy Chairman: Yes.

Mr. Javed Jabbar: Because I did not press my arguments for admissibility I have heard the honourable Minister. He says that I have raised more than one issue in the privilege motion but he should surely realize that it all relates to a single issue, the reference by the Prime Minister to the Privileges Committee and to his own investigation arose out of a single issue. So, that does not hold much water *i.e.* the argument that the motion seeks to raise more than one issue.

Mr. Chairman, I will request your attention to the transcript of the Senate proceedings of 15th of January, page 74, where the Prime Minister, after speaking initially on the subject in Urdu, speaks in English and says, "Let it go to the Privileges Committee and let the Privileges Committee examine the whole issue and meanwhile I am also going to look into the whole issue that where the things are and why the things have been delayed. So, I would intervene into the whole affairs now and let it be referred to the Privileges Committee. Let the Privileges Committee examine the whole issue. Let them come back and, at the same time, I am also going to look into the whole issue because the object is that all those people who were sentenced in Martial Law cases they should get some relief after the lifting of Martial Law by the civil government. So, decidedly, normally, this procedure is laid down if anybody who wishes to go into appeal with the government, they are always welcome to go in appeal for that and we are here to consider it. But in any way the question, the issue which is under discussion let the Privileges Committee examine the entire issue and come to the conclusion whether there has been any intentional error".

Now Sir, I have deliberately read out the whole thing so that some one does not say that I have been selective in quotation. Now

when the Prime Minister of a country makes such a statement, it is now over one hundred and five days since this statement was made. What is the time frame which the government thinks is practical. At no stage the government have been willing to make a commitment on this issue. Now the moral or the spirit of what the Prime Minister said on the 15th of January indicates early redress. Now if they are not able to arrive at a formal mechanism for redress, they should at least give a statement on the floor of the House that they have been investigating the matter. When the honourable Minister for Justice says that several meetings have been held. To the best of my knowledge Sir, there have been only two meetings of the Privileges Committee where I was asked to attend as a mover of the privilege motion. Now meetings of the sub-committee may have been held but no report has been presented.

Lastly Sir, he raises the issue that this is not an easy subject. I agree, it is not an easy subject but at the same time it is a very complex subject, very painful subject for those who are suffering imprisonment. No amount of assurances or reiterations that this is not an easy subject is going to give them justice. A government that can announce a Five Point Programme, a government that can hold public meetings and go around distributing land to hundreds and thousands of people, surely this government is capable of identifying 350 cases of clear political victimization and possibly other 650 or 600 cases. The vast resources available to this government and to the Armed Forces cannot convince the people of this country that this government does not have the resources to investigate. This is a gross in justice not only to those poor people who are still suffering in prisons but to Parliament and Sir, that the honourable Minister for Justice should not take recourse constantly to this fact that it is not an easy question, not an easy question. Of course it is not an easy question but if he involves us in the process we will suggest measures of how redress can be promised.

So, I suggest Sir, we must take this much more substantively and seriously. There are hundreds of cases where brutal injustice has been committed and each day that passes is a day that goes against the record of Parliament. Therefore, I request you to hold this motion in order. Thank you, Sir.

جناب ڈپٹی چیئرمین: شکریہ - احمد میاں سومرو صاحب - اس پر آپ کچھ فرمانا چاہتے ہیں؟

Mr. Ahmed Mian Soomro: Sir, the mover is quite right that this is a matter, of, I think, one of the most urgent and important matters where hundreds of people are rotting in jails. The Human Rights Committee have repreatedly drawn the attention and I would as a member of the main committee and the sub-committee admit that right till January, 87 when the Prime Minister made a speech to which my learned brother has referred we can say there was almost nothing done by the committee in that period of over a year and a half. But after that when the new Minister for Justice took over and after the speech of the Prime Minister—because in between there was also a question as to who is the Chairman of the committee whether it was Mr. Iqbal Ahmed Khan by name or as Minister for Justice. That having been decided and the new Minister for Justice, Mr. Wasim Sajjad having become the Chairman of that committee by virtue of his office did start activity to try and deal with this problem and had several consultations with his colleagues on the committee and the committee at his last meeting which was about, I think, a month ago appointed a sub-committee with the idea that it should expedite the work and they meet more often and immediately thereafter he called a meeting of that sub-committee and has rightly been having consultations. No doubt it is a complex problem as we will have to decide on principles rather than on the basis of each case because taking up each individual case probably would not serve the purpose because justice delayed is justice denied.

So we are trying to find out a way and even yesterday we had a consultation to find out some early way of dealing with it, how we could do justice to those people who are rotting in Jails and I can assure my learned brother that we all have equal feelings and I give him credit for again and again raising this point of these human beings and I can assure that we are doing our best now to try and deal with this problem realizing the difficulties of those poor people who have been suffering and I hope after this he will not press his motion.

Mr. Javed Jabbar: Mr. Chairman, to hear a person other than the Minister for Justice giving this assurance because the Minister for Justice may have his own compulsions, I will, Sir, wait till the next session of the Senate. I will take this assurance in good faith and I will, therefore, not press this privilege motion.

Mr. Deputy Chairman: Not pressed. Thank you.

پروفیسر خورشید احمد: جناب چیئرمین: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: جی پروفیسر صاحب۔

MOTION UNDER RULE 229 TO SUSPEND THE REQUIREMENT OF RULE 72 (2)

پروفیسر خورشید احمد: جناب چیئرمین! میں نے ایک تحریک ابھی پیش کی ہے کہ قاعدہ ۲۲۹ کے تحت تحریک التوا کے بارے میں جو وقت اور نوٹس کی پابندی دفعہ نمبر ۷۲ (۲) میں درج ہے اسے آپ معطل فرمائیں تاکہ ایک ایسے مسئلے کے بارے میں جو آج ہی واقعہ ہوا ہے یا جسکی رپورٹ آج شائع ہوئی ہے یعنی پاکستان کے ایک طیارے کا پاک افغان سرحد پر گرایا جانا، یہ ایک ایسا واقعہ ہے کہ پھر ہمیں اس پر بات کرنے کا موقع نہیں ملے گا۔ اس لئے میں یہ تجویز پیش کر رہا ہوں کہ وقت کی پابندی کو معطل کیا جائے۔ تاکہ میں وہ تحریک التوا پیش کر سکوں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: پروفیسر صاحب، وہ منسٹر صاحب جنہوں نے جواب دینا ہے، پتہ نہیں اس پوزیشن میں ہوں گے یا نہیں؟

پروفیسر خورشید احمد: ہمارے پاس آج خوش قسمتی سے وزیر خارجہ اور نائب وزیر خارجہ دونوں ہی موجود ہیں۔ ایسا کبھی کبھی ہوتا ہے۔ ہماری قسمت آج بہت روشن معلوم ہو رہی ہے۔ اس لئے میرے خیال سے موقع سے فائدہ اٹھایا جائے اور تجویز پر غور کیا جائے۔

Rana Naeem Mahmood Khan: Thank you, Sir, I am sorry I did not catch on the entire statement by the honourable Member but all that I know so far is that during normal patrol by the Pakistan Air Force on the borders of Afghanistan an intrusion was made by.......

جناب ڈپٹی چیئرمین: اس کے لئے پہلے قاعدہ نمبر ۲۲۹ معطل کرنا پڑے گا جو پروفیسر صاحب نے دیا ہے۔ اس کے لئے موشن ہاؤس میں پیش کی جائے گی پھر ہاؤس اجازت دیتا ہے یا نہیں۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

Rana Naeem Mahmood Khan: Thank you, Sir.

پروفیسر خورشید احمد: مجھے توقع یہ تھی کہ میری اس تحریک پر وزیر عدل کچھ فرمائیں گے اس لئے کہ قاعدہ نمبر ۲۲۹ کے تحت یہ موشن میں نے سب سے پہلے دی ہے کہ قاعدہ ۷۲ (۲) میں جو پابندی ہے اسے معطل کیا جائے تاکہ میں وہ تحریک التوا باقاعدہ پیش کر سکوں۔ لیکن یہ بتانا ضروری تھا کہ یہ ایک ایسا واقعہ ہے جو آج ہی رپورٹ ہوا ہے جسکے بارے میں اس ایوان کو غور کرنے کا بعد

[Prof. Khurshid Ahmad]

میں موقع نہیں ملیگا چونکہ ایوان کا آج یہ آخری اجلاس ہے اس لئے میں یہ تحریک پیش کر رہا ہوں کہ قاعدہ نمبر ۲۲۹ کے تحت قاعدہ نمبر ۲۷ (۲) کو معطل کرنے کی یہ ایوان اجازت دے ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: پروفیسر صاحب کی طرف سے تحریک پیش کی گئی ہے اور اس میں ہاؤس کی اجازت کی ضرورت ہے اگر ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

پروفیسر خورشید احمد: اگر اس کو oppose نہیں کیا جا رہا تو ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

Rana Naeem Mahmood Khan: I would not like to oppose it on the ground that it is just to be opposed, Sir. I would like to state here that we don't have enough information at the moment because the incident having taken place only yesterday and a debate at this stage would not be productive or in fact would be counter productive. So, I request that proper time should be given so that a discussion can properly be held on this subject, as such I oppose the suspension of Rule 229.

پروفیسر خورشید احمد: یہ تو اور بھی زیادہ سنگین مسئلہ ہے جناب والا ۔ کل دوپہر کو یہ واقعہ ہوا ہے ۔ رات کو بی بی سی کی خبروں میں اس واقعہ کو بیان کیا گیا ہے کل کا فارن آفس کا سٹیٹمنٹ ہے جس کا بی بی سی نے حوالہ دیا ہے ۔ اگر یہ اطلاع ابھی تک ہماری وزارت دفاع تک نہیں پہنچی ہے تو یہ اس سے زیادہ اہم مسئلہ ہے ۔ میرے خیال میں ہمیں طیارے کے گرنے سے پہلے وزارت دفاع کی حالت پر بحث کرنی چاہیئے ۔

Rana Naeem Mahmood Khan: I would like to set the record right, Sir. The statement issued to the press was by the Ministry of Defence in consultation with the Ministry of Foreign Affairs. It is not correct that the Ministry of Defence is not aware of what has happened. All I am saying is that we do not have enough details of the entire incident at this moment. It is not that the Ministry of Defence does not have it. What I am saying is that we do not have it at the moment at this point of time here. As such I request that this matter may be taken up at a later time.

لیفٹیننٹ جنرل (ریٹائرڈ) سعید قادر: جناب چیئرمین میں اس بات کی تائید کرتا ہوں کہ وزیر مملکت برائے دفاع نے ابھی فرمایا ہے کہ میں نے خود خبروں میں سنا ہے ۔ پاکستانی خبروں میں ۔ طیارہ گرنے کی خبر سب سے پہلے دی گئی تھی ۔ اس کے بعد بی بی سی نے خبر دی تھی

یہ کہنا صحیح نہیں ہے کہ ہماری حکومت یا وزارتِ خارجہ یا وزارت دفاع کو اس بات کا علم نہیں تھا۔ کیونکہ ٹی وی یہ خبر دے ہی نہیں سکتا۔ جب تک وزارت اس کو کلیئر نہ کر دیتی۔

پروفیسر خورشید احمد: جناب والا! شاید میرے محترم بھائی سعید قادر صاحب نے میری بات غور سے سنی نہیں ہے۔ میں نے ہرگز یہ نہیں کہا کہ وزارت دفاع کو اس کی اطلاع نہیں ہے۔ میں نے صرف یہ بات کہی ہے کہ جو بات وزیر مملکت صاحب نے ایوان میں کہی کہ ان کے پاس اس واقعہ کے بارے میں اس وقت تک ایسی معلومات نہیں ہیں جس کی بنیاد پر وہ اس کی تفاصیل ایوان کے سامنے رکھ سکیں اس پر میں نے یہ بات کہی ہے کہ یہ واقعہ کل دوپہر ہوا ہے۔ منسٹر آف ڈیفنس نے بلاشبہ اس کی کچھ نہ کچھ بریفنگ کی ہوگی۔ لیکن بی بی سی نے جس ریفرنس سے خبر دی تھی وہ وزارت خارجہ کا بیان تھا۔ میرے لئے برابر ہے کہ وزارتِ دفاع نے دیا ہو یا وزارتِ خارجہ نے۔ یہ بحث نہیں ہے کہ حکومت کو اس کی اطلاع نہیں ہے۔ بحث یہ ہے کہ آج اس واقعہ کے بیس گھنٹے کے بعد آپ کے پاس اگر اتنی معلومات نہیں ہیں کہ آپ ایوان کو اعتماد میں لے کر اس پر بحث کر سکیں تو یہ فی الحقیقت ایک serious بات ہے۔ میں ان کو یاد دلانا چاہتا ہوں کہ دوسری جنگ عظیم کے دوران ایک ایک گھنٹہ کی خبر پارلیمنٹ کے سامنے خود وزیراعظم چرچل پیش کیا کرتا تھا اور ایسا نہیں ہے کہ وہ اس معاملہ میں ایوان کو اعتماد میں نہ لیتے۔ یہی جمہوری روایات ہیں اور اسی بنا پر میں چاہ رہا ہوں کہ اس پر ہم بحث کریں۔ اور دوسرا بنیادی نکتہ میں نے یہ اٹھایا ہے کہ سینیٹ کے اس سیشن کا یہ آخری اجلاس ہے۔ اس کے بعد سینیٹ کو یہ موقع نہیں ملے گا کہ وہ اس مسئلے پر بات کر سکے۔ اس لئے ہمیں آج موقع ملنا چاہیئے۔ تاکہ اس پر ہم گفتگو کر سکیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: جی جناب وسیم سجاد صاحب ۔۔۔

جناب جاوید جبار: پوائنٹ آف آرڈر۔

قاضی عبداللطیف: پوائنٹ آف آرڈر ۔۔۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: پہلے جناب جاوید جبار صاحب کا پوائنٹ آف آرڈر ہے۔

Mr. Javed Jabbar: I Just want to add that the pilot of the aircraft has been recovered as is evident from the newspaper report. Therefore, I find it very difficult to see why the Ministry of Defence is unaware of the details when the pilot himself is alive and well and is able, therefore, to give the necessary information.

جناب ڈپٹی چیئرمین: یہ پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہے۔ جی قاضی صاحب۔

قاضی عبداللطیف: جناب والا! میں یہ گزارش کروں گا کہ اس وقت ہماری سرحدات کی جو کیفیت ہے۔ ہم یہ

[Qazi Abdul Latif]

سمجھتے ہیں اور ہر شہری یہ سمجھتا ہے کہ بلا اعلان جنگ ، ہمیں جنگ کی کیفیت اس وقت درپیش ہے ۔ اور اس وقت بھی اگر ہم ایک ایک منٹ کی کاروائی اپنے پاس ریکارڈ نہیں کر سکتے تو میرے خیال میں اس کا مطلب یہ ہے کہ حکومت اسے اتنا زیادہ خطرناک ہی نہیں سمجھتی جو ہمارے لئے انتہائی افسوسناک بات ہو گی ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: یہ پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہے ۔ جی جناب وسیم صاحب ۔ ۔ ۔

جناب وسیم سجاد: جناب والا ! محرک یہ چاہتے ہیں ۔ کہ آج کا آدھ گھنٹہ بڑھا دیا جائے تاکہ ایک ایسے مسئلے پر بحث ہو سکے جو ان کی دانست میں فوری توجہ کا حامل ہے ۔ جناب والا ! اس وقت جناب کے سامنے آٹھ تحاریکِ التوا ایجنڈے پر موجود ہیں ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: ۹ ، تحاریک ہیں ۔

جناب وسیم سجاد: ۹ تحاریک التوا ہیں ۔ ایک تحریک التوا کے سلسلے میں تمام رولنز کی کاروائی کا یہ مقصد ہوتا ہے ۔ کہ منسٹر کو باقاعدہ نوٹس دیا جائے اور پھر منسٹر باقاعدہ معلومات حاصل کرتا ہے ۔ مقصد اس ساری کاروائی کا یہ ہوتا ہے کہ ایوان کو بامقصد معلومات فراہم کی جائیں ۔ جس کا معلوم کرنا مفادِ عامہ میں ان کے لئے ضروری ہے ۔ اگر اس طرح instant coffee کی طرح ایڈجرنمنٹ موشن آنی شروع ہو گئیں تو جناب بامقصد کوئی کاروائی نہیں ہو سکے گی ۔ اخبارات میں جو خبر آئی ہے ۔ وہ تو ٹھیک ہے ۔ اگر اخبارات کی حد تک وہ معلومات حاصل کرنا چاہتے ہیں تو اخبارات پڑھ سکتے ہیں ۔ لیکن یقیناً ان کی خواہش یہ ہو گی کہ اس سے زیادہ معلومات ان کو ملیں تاکہ ان کو پتہ چلے کہ یہ کیسے ہوا ۔ حکومت اس پر کیا کاروائی کر رہی ہے ۔ یہ کن حالات میں ہوا ۔ ان تمام معلومات پر کچھ وقت لگے گا ۔ اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ یہ دفاع سے متعلق مسئلہ ہے ۔ یہ مسئلہ حساس بھی ہوتا ہے اور اس کا تعلق وزارتِ امورِ خارجہ سے بھی ہوتا ہے ۔ چونکہ یہ ایک حساس مسئلہ ہے ، اس لئے میں اپنے فاضل دوست پروفیسر خورشید صاحب سے جنہوں نے بڑے خلوص سے یہ بات کی ہے ۔ درخواست کروں گا کہ اس کو پریس نہ کریں ۔ کیونکہ اس طرح فائدہ کوئی نہیں ہو گا ۔ اور باقی جو ۹ ایڈجرنمنٹ موشنز ہیں ۔ وہ بھی خاصی اہمیت ۔ ۔ ۔ حامل ہیں ۔ ان پر بحث ہو جائے کیونکہ ان کا نوٹس بھی ہے اور وزراء بھی تیار ہیں اور ان کا جواب بھی دینا چاہتے ہیں اور آج جس طرح جناب نے فرمایا ہے کہ شاید کاروائی پوری نہ ہو سکے یعنی جتنا عام حالات میں وقت دیتے ہیں ۔ اتنا نہ دے سکیں کیونکہ نیشنل اسمبلی نے بھی meet کرنا ہے ۔ اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ اس وقت اس پر بحث نہ کی جائے ۔ اور مناسب وقت پر جب یہ آئیں گے تو اس پر بحث ہو جائے ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: پس وقت مسئلہ یہ ہے کہ مجھے اس وقت قاعدہ نمبر ۲۲۹ کے تحت تحریک التواء کے بارے میں قاعدہ ۲،(۲) کو معطل کرنے کے لئے ایوان کے سامنے پیش کرنا پڑے گا ۔ اسے لاء منسٹر صاحب بھی اپوز کر رہے ہیں ۔

پروفیسر خورشید احمد: میں اس مسئلے کو نہایت اہم سمجھتا ہوں ۔ وہ تمام ساتھی جنہوں نے تحریک التوا پیش کی ہیں ۔ وہ بھی میرے خیال میں اس کی اہمیت کو محسوس کریں گے ۔ میں بھی ان میں شامل ہوں ۔ میری بھی ایک تحریک آرہی ہے آج ، لیکن چونکہ اس کی بنیاد یہ

ہے کہ اگر فی الحقیقت اس ایوان کا اجلاس جاری رہتا تو میں پریس نہ کرتا۔ میں موقع دیتا کہ حکومت اپنی پوزیشن واضح کرے۔ لیکن یہ بات فی الحقیقت میرے لئے بہت تعجب کا باعث ہے کہ اس واقعہ کے ہو جانے کے ۲۰ یا ۲۲ گھنٹے کے بعد بھی حکومت اس پوزیشن میں نہیں ہے کہ وہ ان معلومات سے زیادہ پیش کر سکے۔ جو اخبارات میں آئی ہیں اور جو غالباً کل رات تک اخبارات کو مل گئی تھیں، دوسرے الفاظ میں اخبارات کو دی جانیوالی اطلاعات کے بعد جو ۱۲، ۱۴ گھنٹے گزرے ہیں۔ خاص کر یہ بات کہ پائلٹ recover ہو گیا ہے۔ لازماً اس سے اب تک گفتگو ہو چکی ہوگی۔ یہ تمام معلومات وزارتِ دفاع کے پاس ہونی چاہیئے تھیں۔ وزیر کو اس بارے میں well equipped ہونا چاہیئے تھا۔ اسے سمجھنا چاہیئے تھا کہ آج ایوان میں یہ مسئلہ اٹھایا جا سکتا ہے۔ اس لئے کہ یہ اتنا اہم مسئلہ ہے جس پر سے صرف نظر ممکن نہیں ہے۔ اس بنا پر در اصل میں اصرار کر رہا ہوں اور اس مقصد سے کر رہا ہوں کہ حکومت فی الحقیقت اپنی ذمہ داری محسوس کرے۔ دفاع کے معاملات میں بھی اور اس سے زیادہ ایوان کو اعتماد میں لینے کے لئے بھی۔ میرے سامنے پریس میں جو کچھ چھپ چکا ہے۔ اسے آپ سے سن لیا ہی ہے۔ وزیر عدل نے یہ صحیح کہا ہے اس لئے وہ سب کچھ تو ہم پڑھ چکے ہیں۔ لیکن کیا آپ کے پاس اس سے زیادہ کوئی معلومات ہیں۔۔۔۔

رانا نعیم محمود خان: مہربانی جناب والا! میں ایوان اور پروفیسر خورشید صاحب کو یقین دلانا چاہتا ہوں۔ کہ جونہی یہ واقعہ ہوا اس کے چند منٹ بعد یہ اطلاع مجھے موصول ہو گئی تھی۔ اور جو کچھ اس کے بعد ہوتا رہا ہے۔ مجھے اس کا پورا علم ہے۔ لیکن اس وقت جو انفرمیشن میرے پاس ہے۔ وہ اس shape اور form میں ہے کہ میں سمجھتا ہوں کہ جب تک اس کو پوری طرح کنفرم نہ کر لوں اور ان میں اگر کوئی ایسی انفرمیشن ہے جو کنفرم نہیں ہوتی اس کو میں مسترد نہ کر لوں۔ میں اسے ایک ایسی shape میں لے آؤں جسے میں بامقصد طریقے سے ایوان میں پیش کر سکوں، میں اسے پیش نہیں کرنا چاہتا۔ اس لئے میں نے گذارش کی کہ اس وقت اگر ہم بحث کریں گے تو وہ بامقصد نہیں ہوگی اور یہ گذارش ۔۔۔ کی تھی کہ دوبارہ کسی وقت میں آپ کے سامنے ضرور رپورٹ پیش کر دوں گا۔ اور اس وقت اگر آپ چاہیں تو اس پر بحث کر لیں۔ مہربانی۔

پروفیسر خورشید احمد: وزیر مملکت کی اس یقین دہانی کے بعد کہ وہ آئندہ اس پر ایک بیان دے دیں گے۔ میں اس پر اصرار نہیں کرتا۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: شکریہ جی۔

مولانا سمیع الحق: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: جی مولانا سمیع الحق صاحب فرمائیے!

مولانا سمیع الحق: جناب والا! میں اسی قاعدہ ۷۲ (۲) کے تحت آپ کی توجہ مبذول کراؤں گا۔ اس کا تعلق چونکہ

[Maulana Samiul Haq]

ماہِ رمضان سے ہے اور یہ اجلاس آج ختم ہو رہا ہے۔ بہت سے لوگ ایک مذہبی عبادت سے محروم ہو رہے ہیں۔ اس لئے آپ سے مؤدبانہ گزارش ہے کہ مجھے اجازت دے دیں۔ وہ مسئلہ یہ ہے کہ وزارتِ داخلہ نے ایک فیصلہ کیا تھا کہ فیڈرل ایریا میں پاسپورٹ تعلیم یافتہ اشخاص کو دیا جائے گا۔ یہ صرف فیڈرل ایریا کے ساتھ مخصوص تھا لیکن وزارت داخلہ یا پاسپورٹ والوں کی طرف سے یہ فیصلہ پورے ملک پر لاگو کیا گیا ہے۔ اب صورت حال یہ ہے کہ ان دنوں ہزاروں افراد عمرہ کے لئے سعودی عرب جانا چاہتے ہیں۔ ان کے بوڑھے والدین جانا چاہتے ہیں لیکن پاسپورٹ آفس والے ان کو بالکل پاسپورٹ نہیں دیتے۔ وہ لوگ عمرہ سے بھی محروم ہو رہے ہیں اور اس کے جواب میں وہ کہتے ہیں کہ ہمیں وزارت داخلہ نے پورے ملک کے لئے یہ آرڈر بھیجا ہے کہ کسی ناخواندہ کو پاسپورٹ جاری نہ کیا جائے۔ اس سے ایک تو رشوت ستانی کا الگ بازار گرم ہے۔ ہر جگہ وہ ۴۰۰ - ۵۰۰ روپے سے ان پڑھ کو پڑھا لکھا بنا دیتے ہیں۔ اور اسے پاسپورٹ مل جاتا ہے۔ اس طرح ہزاروں لوگ مجھے معلوم ہے کہ پشاور، ہزارہ اور لاہور سے آرہے ہیں اور یہ دھاندلی پاسپورٹ آفسوں میں مچی ہوئی ہے۔ تو اگر وزیر داخلہ صاحب فوری طور پر اس کی وضاحت کر دیں، اور آرڈر جاری کر دیں تو بہتر ہے کیونکہ ہزاروں لوگ عمرہ سے محروم ہو رہے ہیں۔ اب ۷۰، ۸۰ سال کے بوڑھے کہاں سے تعلیم حاصل کر سکتے ہیں اور یہ کیسے تعلیم یافتہ ہو سکتے ہیں۔ ایسے افراد کو پاسپورٹ نہیں دیا جاتا ہے۔ میرے خیال میں، ہمارے نوٹس میں تو یہ بات لائی گئی تھی کہ یہ آرڈر صرف فیڈرل ایریا کے لئے ہے۔ قانون یہ تھا لیکن امیگریشن اور پاسپورٹ کے دفاتر کو جو سرکلر جاری ہوا ہے اور یہ مجھے پاسپورٹ افسران نے دکھایا ہے اس کے حوالے وغیرہ میرے پاس موجود ہیں، اس میں یہ کہا گیا ہے کہ یہ پابندی پورے ملک میں لاگو ہوگی۔ اس سے لاکھوں لوگ مشکلات میں ہیں جو بیرونِ ملک جا رہے ہیں۔ اس کی اگر فوری طور پر وضاحت ہو جائے تو ضروری ہے۔ کیونکہ عمرہ کے ایّام گزر رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: مولانا صاحب، اس بارے میں میری تجویز یہ ہوگی کہ آپ وزیر داخلہ اور وزیر مذہبی امور سے مل لیں، آپس میں بیٹھ کر کوئی پالیسی بنا لیں، بجائے اس کے کہ یہاں کوئی بات کی جائے۔ اس مسئلہ کے متعلق آپ ان دونوں حضرات سے مل لیں میرا خیال ہے کہ نتیجہ آپ کی توقع کے مطابق ہوگا۔ ہم اب سینیٹ کے اصل بزنس کی طرف آتے ہیں۔

مولانا سمیع الحق: میرا مقصد یہ ہے کہ اگر وہ کچھ اس کی وضاحت فرما دیں تو بہتر تھا کیونکہ یہ مشکل سارے ممبران کو درپیش ہے۔ اور یہ بات ان کے علم میں بھی آجائے گی۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: اس کی وضاحت کے لئے تو یہ موقع مناسب نہیں ہوگا۔

نوابزادہ عنایت خان: ہم بھی جناب ان کی تائید کرتے ہیں، ہمیں بھی انہی مشکلات کا سامنا ہے۔

مولانا سمیع الحق: یہ مشکل سب ممبران کو پیش آرہی ہے کیونکہ ان کے پاس لوگ آرہے ہیں۔

قاضی عبداللطیف: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: قاضی عبداللطیف ، پوائنٹ آف آرڈر پر کھڑے ہیں ۔۔۔

قاضی عبداللطیف: میں نے جناب ۔۔۔

(مداخلت)

جناب ڈپٹی چیئرمین: قاضی صاحب کو پہلے موقع دیا گیا ہے ۔

قاضی عبداللطیف: اس سلسلے میں ، میں نے ایک مہینے سے ایک تحریک التوا بھیجی ہوئی ہے جس کے ساتھ وہ کٹنگ بھی ہے جس میں یہ تحریر ہے کہ سینکڑوں آدمیوں کو عمرہ کے لئے جانے سے محروم کیا جا رہا ہے جس سے عوام میں بڑی پریشانی پیدا ہو رہی ہے اگر اس وقت ہمارے وزیر داخلہ صاحب یا اس کا کوئی نمائندہ یہ وضاحت کر دے کہ وہ آرڈر صرف وفاقی دارالحکومت تک کے لئے ہی تھا تو ملک کے عوام کی یہ ساری پریشانی دور ہو جائے گی ۔

جناب محمد اسحاق: جناب والا میری گزارش ہے کہ یہ پابندی فوراً ہٹا دی جائے ۔ کیونکہ ہمارے بلوچستان میں تعلیم یافتہ لوگ بہت کم ہیں اور ہمیں اس سے بڑی پریشانی ہو رہی ہے جتنا جلد ممکن ہو سکے یہ پابندی ہٹالی جائے میری صرف یہی گزارش ہے ۔

نوابزادہ عنایت خان: جناب عرض یہ ہے کہ مولانا سمیع الحق کے ساتھ ہمیں مکمل اتفاق ہے اس لئے کہ ہمارے جتنے بھی قبائلی عوام ہیں وہ ان میں تعلیم یافتہ بہت کم ہیں ۔ سب سے زیادہ جو باہر جانے والے لوگ ہیں ، جو مڈل ایسٹ میں جانے والے ہیں ، ان کو زیادہ مشکل کا سامنا ہے خواہ یہ عمرہ کے لئے جائیں یا مزدوری کے لئے جائیں اس لئے ہم پرزور اس کی تائید کرتے ہیں کہ اس کا آرڈر اسی وقت ہونا چاہیئے ۔

جناب شاد محمد خان: جناب والا ابھی یہ وثوق سے بتایا گیا تھا کہ اس قانون میں ترمیم لائی جائے گی ۔ مگر اب اس کا وقت گزر گیا ہے ۔ لہٰذا یہ فوری نوعیت کا مسئلہ ہے ۔ حضور والا اگر یہ categorical statement ہی دے دیں کہ ہم اس سلسلے میں چھٹی جاری کر دیں گے ۔ اور اس کا اطلاق دیگر علاقوں پر نہیں ہوگا تو اس سلسلے میں ہم اُن کے مشکور ہوں گے ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: جناب وسیم سجاد ، سوا دس بجے ہم نے ایڈجرنمنٹ موشنز کو ٹیک اپ کیا تھا ۔ یہ تو ہاؤس کی مرضی ہے کہ جب تک اسے چلائے میں تو اس معاملے میں ہاؤس کا پابند ہوں ۔ اگر جناب وسیم سجاد صاحب اس معاملے میں اپنے خیالات کا اظہار کر دیں تو وضاحت ہو جائے گی ۔

جناب وسیم سجاد: جناب جس تکلیف کا معزز ممبران نے ذکر کیا ہے اس کا حکومت کو شدت سے احساس ہے اس قانون میں ابہام بھی ہے گو نیت اچھی تھی ۔ جب یہ قانون نافذ کیا گیا تو مقصد یہ تھا کہ لوگوں میں خواندگی کا شوق پیدا ہو اور انہیں پتہ ہو کہ اگر یہ پڑھیں گے نہیں تو اس سے کچھ ان کا نقصان ہو سکتا ہے لیکن میں اس کا اعتراف کرتا ہوں کہ اس سے بہت ساری مشکلات پیدا ہوئیں اور یہ انتظامی سطح پر وزارت داخلہ جو بھی کر سکتی ہے وہ کرے گی لیکن جہاں تک قانون کا تعلق ہے ۔ میں نے پہلے بھی عرض کیا تھا کہ اس کا ترمیمی آرڈیننس جاری کیا جائے گا اس بارے میں ہم نے نیشنل اسمبلی میں موو کر دیا ہے اس وقت

[Mr. Wasim Sajjad]

یہ آئٹم نیشنل اسمبلی کے ایجنڈے پر موجود ہے اور ہماری انتہائی کوشش یہی ہوگی کہ نیشنل اسمبلی اس کو جلد از جلد پاس کردے۔ لہٰذا اس کے بارے میں ہم پوری کوشش کر رہے ہیں کہ یہ مسئلہ حل ہو جائے۔ میں اس ہاؤس کے تمام اراکین سے بھی درخواست کروں گا اور نیشنل اسمبلی کے اراکین سے گزارش کروں گا کہ اس تکلیف کے پیش نظر اس کو ترجیحی بنیاد پر ٹیک اپ کر لیں۔ اس وقت یہ ایجنڈے پر تین نمبر ہے۔ چونکہ اس وقت دیگر بہت چھوٹے چھوٹے سے بلز میں جو کہ اسمبلی کے سامنے ہیں مگر کوشش یہی ہوگی کہ اسی سیشن میں اللہ کرے کہ یہ بھی پاس ہو جائے۔

مولانا سمیع الحق: جناب والا! اس سے معاملہ اور بھی الجھ گیا۔ کیونکہ میں صرف یہ وضاحت چاہتا ہوں جناب وسیم سجاد صاحب سے کہ یہ آرڈیننس صرف فیڈرل ایریا کے بارے میں ہوا تھا، لیکن یہ لاگو ہوا سارے ملک پہ۔ اب اگر آپ اسے قومی اسمبلی میں پاس وغیرہ کرائیں تو معاملہ جوں کا توں ہی رہے گا کیونکہ رمضان شریف تو گزر جائے گا۔ ہم تو یہ چاہتے ہیں کہ آپ پاسپورٹ آفس والوں کو ایک آرڈر جاری کر دیں کہ اس کو پورے ملک پہ لاگو نہ کریں۔ یہ ٹھیک ہے کہ اس کو فی الحال فیڈرل ایریا تک محدود رکھیں جب تک اس میں یہ ترمیم نہ ہو، یہ قانون فیڈرل ایریا تک رہے اگر مستقل طور پر بھی فیڈرل ایریا تک رکھیں تو بھی ٹھیک ہے کیونکہ مقصد اچھا ہے۔ اس کی خاطر یہ پابندی برداشت کر سکتے ہیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: مولانا صاحب، میں نے اسی لئے گزارش کی تھی کہ آپ وزیر داخلہ کو جا کر مل لیں اور جو بھی صورت اس طریقہ سے ہو سکتی ہے اسے کر لیں اور جہاں قانون میں ترمیم کی ضرورت ہوگی وہ تو قانون کے مطابق ہی ہوگی۔ آپ ان سے مل لیں۔ یہ سارے ملک کے لئے فائدہ مند ہوگا۔

مولانا سمیع الحق: میں ان سے مل لوں گا لیکن اس سے ملک کے عوام کو فائدہ نہیں پہنچے گا۔ یہاں اگر کوئی بات ہو جاتی تو بہتر تھا۔

Mr. Javed Jabbar: Mr. Chairman, point of order. Are we leaving the Orders of the Day and taking up discussion on a completely non-related subject? I just want your ruling on this.

جناب ڈپٹی چیئرمین: میں نے ان کو اجازت تو نہیں دی مگر چونکہ رمضان شریف کا مہینہ ہے ان کے جذبات دیکھتے ہوئے ان کی بات سنی ہے جیسے ایجنڈے کے بغیر بھی آپ کی باتیں بھی اخلاقاً اور کچھ چیزوں کا خیال رکھتے ہوئے سنتا ہوں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: قاضی عبداللطیف، پوائنٹ آف آرڈر پر کھڑے ہیں۔

قاضی عبداللطیف: پوائنٹ آف آرڈر، گزارش یہ ہے کہ آپ تمام ہاؤس کے جذبات سن چکے ہیں۔ اگر سب کے جذبات اس طرح کے ہیں تو صرف ایک ممبر کی مخالفت سے ہمارے جذبات بھی مجروح ہو سکتے ہیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین ۔ بجا ہے جی، اسی لئے میں نے ان سے درخواست کی ہے کہ میں نے آپ کو ضرورت کے تحت بھی اکاموڈیٹ کیا ہے ۔

Mr. Javed Jabbar: Mr. Chairman, Sir, I am not opposing this, I am just asking what are you doing about the Orders of the Day.

جناب ڈپٹی چیئرمین : آپ تشریف رکھئے، میں نے تو اسی لئے کہا ہے کہ سارے ہاؤس کے یہ جذبات تھے، اس لئے موقع دیا گیا ۔ اور اب وقت بھی اتنا ہی تھا جس میں یہ معاملہ سامنے آگیا ہے ۔ اور یہ اچھا ہوگیا ہے کہ وسیم سجاد صاحب نے ان کو یقین دلا دیا ہے ۔ اور یہ سارے ملک کے لئے مفید ہوگا۔ یہ نہایت اہم مسئلہ ہے ۔

جناب وسیم سجاد : میں نے جناب مولانا صاحب سے بات کی ہے ۔ انشاء اللہ میں فوری طور پر کچھ احکامات جاری کروں گا اور جیسے میں نے عرض کی تھی کہ نیشنل اسمبلی میں ایجنڈے پر یہ چیز ہے اور کوشش یہی ہوگی کہ اللہ کرے کہ یہ اسی سیشن میں پاس ہو جائے ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : شکریہ! وسیم سجاد صاحب سے جتنے بھی ممبران ملنا چاہیں مل لیں ، اگر اکٹھے مل لیں تو اچھا ہوگا ۔ تحریک التوا کا وقت تقریباً پونے گیارہ بجے تک ہے ۔ اسوقت تک ہم ایک تحریک التوا کو لے سکتے ہیں ۔ اس کے بعد ڈاکٹر محبوب الحق صاحب رپورٹ پیش کریں گے ۔ چوہدری صاحب آپ کی ایک تحریک پیش ہوسکتی ہے کہ اگر آپ پانچ منٹ میں اس پر اظہار خیال کرنا پسند فرمائیں تو نمبر ایک پر آپ ہیں ۔

پروفیسر خورشید احمد : وہ بحث تو پوائنٹ آف آرڈر پر ہوئی ہے ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : میں نے آج کے آرڈرز آف دی ڈے کے مطابق کال کر دیا تھا

پروفیسر خورشید احمد : ہم آپ کے ممنون ہیں کہ آپ نے کافی وسعت قلبی کا ثبوت دیا ہے ۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ ہم اب تک بحث کر رہے تھے ۔ قاعدہ ۲۲۹ کے اوپر، تحریک التوا کا وقت شروع نہیں ہوا تھا ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : پروفیسر صاحب چونکہ وقت شروع ہو چکا تھا اور اس کے بعد پوائنٹ آف آرڈر پیش ہوا تھا ۔ کال کرنے کے بعد یہ بحث شروع ہوئی تھی ۔ اب محمد طارق چوہدری صاحب ۔

ADJOURMENT MOTION ; *RE* : IRRECOVERABLE LOANS ADVANCED BY THE NATIONALIZED BANKS OF PAKISTAN

جناب محمد طارق چوہدری : میں تحریک کرتا ہوں کہ ایوان کے روزمرہ کی کارروائی کو روک کر اس اہم قومی مسئلہ کو زیر بحث لایا جائے کہ بنکوں کے ناقابل وصول قرضے ۲۵ ارب روپے تک پہنچ گئے ہیں جس میں سے سرکاری شعبے کے ذمے ۱۴ ارب اور نجی شعبے کے

[Mr. Muhammad Tariq Chaudhary]

۴۸۹۱۱ ارب روپے کے قرضے ہیں۔ ۲۵ ارب روپے کا یہ قومی سرمایہ پاکستان کے غریب عوام کی چھوٹی چھوٹی بچتوں پر مشتمل ہے۔ اسکا یوں دریغ اور ناقابل واپسی ہونے کا تصوّر ہی پوری قوم کے لئے انتہائی تشویش اور رنج کا باعث ہے۔ لہٰذا ضروری ہے کہ اس اہم قومی مسئلہ کو زیر بحث لا کر ان رقوم کی واپسی کے لئے ضروری تجاویز عمل میں لائی جائیں۔ جناب اس پر کوئی لمبی بحث کرنے کی بجائے میں یہی چاہوں گا کہ وزیر خزانہ صاحب اس پر اپنی کوئی وضاحت کر دیں کہ صحیح صورتحال کیا ہے تاکہ جتنا بھی وقت بچ سکے اس میں اور بھی تحریکیں آ سکیں۔

Mr. Deputy Chairman: Ch. Nisar Ali Khan Sahib.

Ch. Nisar Ali Khan: Sir, I oppose this adjournment motion both on factual and technical grounds. Factually, because the figures quoted in the substance of this adjournment motion are grossly over exaggerated. The correct figures are 8165.8 million rupees in the public sector and 11972.24 million rupees in the private sector.

Technically, it is out of order because as you would appreciate, this is not a matter which arose yesterday or over the last month or over the last six months. It is a continous process and as far as banks are concerned, as far as this system is concerned, it is a routine business. Banks do make provision for losses for bad debts and it is not a matter which, as I said, arose over the last few months, and because of that and because of the figures, which have been quoted are wrong, distorted, I oppose this adjournment motion.

جناب محمد طارق چوہدری: جناب! چوروں کی انجمن کی سرپرستی کرنے کی بجائے اگر یہ بتاتے کہ اتنا روپیہ ہے اور ہم اسکو recover کرنے کے لئے یہ اقدام کر رہے ہیں تو یہ زیادہ بہتر ہوتا۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: چوہدری صاحب کا اپنا ایک انداز ہوتا ہے، نثار علی خان صاحب آپ اسے محسوس نہ کیجئے۔ یہ جو انہوں نے چوروں کی انجمن کا کہا ہے، ہم تو چوہدری صاحب کے اس قسم کے الفاظ کے عادی ہو چکے ہیں۔

چوہدری نثار علی خاں: میں بھی جناب عادی ہو جاؤں گا، مگر میں سمجھتا ہوں کہ مجھے اس وضاحت کی تو ضرورت نہیں ہے، میں نے یہاں کوئی فنانس کا سکول تو کھول نہیں رکھا، میں سمجھتا ہوں کہ یہاں جو معزز اراکین ہیں وہ بینکنگ کے جو قوانین ہیں بینکنگ کا جو سسٹم ہے بینکنگ کا جو نظام ہے اس سے بخوبی واقف ہوں گے، یہ تو ایک طریقہ ہے، جس کے ذریعے بینک چلتا ہے۔ اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ وہ سارا پیسہ خرد برد ہو گیا، اس کا یہ مطلب قطعی طور پر نہیں ہے کہ وہ مکمل طور پر write off ہو گیا۔ ہر اکاؤنٹنگ سال کے آخر میں بینکس ایک اکاؤنٹنگ سسٹم لاتے ہیں جس کے ذریعے وہ ایسی چیز اپنے اکاؤنٹ بکس

پر لاتے ہیں کہ جس کے ذریعے ان کو معلوم ہو سکے کہ کون سے debts ہیں گزشتہ سالوں کے جو نکہ bad debts.
ہیں یا جو شاید non-recoverable ہیں اسکا یہ مطلب قطعی طور پر نہیں ہے کہ وہ debts جو اپنے ریکارڈ پر
وہ لائے ہیں وہ مکمل طور پر write off کر دیں، اس لئے جیسا کہ میں نے پہلے بھی یہ کہا ہے کہ یہ ایک continous
process ہے۔ ہر سال بینکس، خواہ وہ کمرشل بینکس ہوں یا خواہ وہ دوسرے بینکس ہوں وہ اسی کوشش میں ہوتے ہیں،
کیونکہ اسی میں ان کا مالی فائدہ ہے، یہی ان کا طریقہ ہے وہ اسی کوشش میں لگے رہتے ہیں کہ جو اُن کے قرضے ہیں وہ ریکور ہوں
اور اس سلسلے میں میں نے گذشتہ اجلاس میں بھی بطور پارلیمانی سیکرٹری فنانس ایک مفصل رپورٹ دی تھی، ایک
بیان دیا تھا اور چونکہ اب وقت کم ہے اور اس کے لئے شاید میں تیار بھی نہ ہوں۔ جب وزیر خزانہ آجائیں تو میرا خیال
ہے وہ ضرور اس سلسلے میں یہاں وضاحت کریں گے کہ ہمارے جو نیشنلائزڈ کمرشل بینکس ہیں وہ bad debts یا
جو ایسے debts ہیں جو شاید non-recoverable debts کے زمرے میں آتے ہیں انکو ریکور کرنے کے سلسلہ میں
بینکس کیا اقدامات کر رہے ہیں، اس کی میرا خیال ہے کہ وزیر خزانہ صاحب ضرور وضاحت کریں گے جب وہ واپس آئینگے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: چوہدری صاحب آپ اس کو پریس کریں گے؟

جناب محمد طارق چوہدری: پریس کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: تحریک پر زور نہیں دیا گیا، شکریہ جی۔

جناب عبدالرحیم میرداد خیل: پوائنٹ آف آرڈر، جناب میری تحریک التوا ہے بلکہ ۵، ۶ تقریباً تحاریک التوا ہیں
اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ جو وقفہ تھا وہ پوائنٹ آف آرڈر کی نذر ہو گیا، جو نہیں ہونا چاہئے اور ہمارا جو کام ہے وہ ہونا چاہیئے۔
اور یہ تحریک ضرور لی جائے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: شکریہ جی، آدھ گھنٹہ ہو گیا ہے، قومی اسمبلی کا بھی اجلاس ہے اور منسٹر صاحبان یہاں بیٹھے ہوئے
ہیں، اس لئے مزید تحریک التوا نہیں لی جاسکتی، لہذا ڈاکٹر محبوب الحق صاحب رپورٹ پیش کریں گے۔

REPORT OF THE STANDING COMMITTEE REGARDING NATIONAL TAXATION REFORMS COMMISSION

Dr. Mahbub ul Haq: Thank you Mr. Chairman. With your very kind permission, I will like to lay on the Table of the House the report of the Standing Committee of Finance, Planning & Development, Economic Affairs and Statistics on the report of the National Taxation Reforms Commission.

With your kind permission, Mr. Chairman, if I may just say one word.

Mr. Deputy Chairman: Yes, please.

Dr. Mahbub ul Haq: The Report of the National Taxation Reforms Commission has been circulated to the Senate. The Standing Committee of the Senate on Finance, Planning & Development, Economic Affairs reviewed this report on 16th of February, 1987. We decided at that stage to set up a sub-committee to go into the report thoroughly so that its findings can then be circulated both to the Senate as well as to the country to form the basis of a national debate. I am glad to report, Mr. Chairman, that this sub-committee which consisted of Prof. Khurshid Ahmad, Senator Saeed Qadir, Mr. Aman-i-Room, Syed Muhammad Fazal Agha and Mr. Abdul Majid Kazi, worked extremely hard over the last 3 months to produce an excellent report which I commend to the attention of the Senate and my Senate colleagues. I also hope that this will be released to the general public to form the basis of a major national debate on this issue. This is the best way, Mr. Chairman, that the Standing Committees of the Senate can serve the cause of the Senate as well as the national cause by contributing thoughtful reports on subjects of urgent national importance. Thank you, Mr. Chairman.

Mr. Deputy Chairman: Thank you.

The Report is laid on the Table of the House.

Shaikh Ejaz Ahmad—do you want to comment on it ?

Shaikh Ejaz Ahmad: I wish to propose, Sir, that a very healthy discussion and debate should be held in the Senate or a special session of the Senate should be called.

<u>جناب ڈپٹی چیئرمین</u>: شیخ صاحب! اس کے لئے آپ کو دوبارہ موشن مُپٹ کرنی ہو گی۔ رپورٹ تو lay دی گئی ہے۔

Shaikh Ejaz Ahmad: Sir, I was not in my seat. I would like to say a few words on this.

<u>جناب ڈپٹی چیئرمین</u>: شیخ صاحب آپ کو اس بحث کے لیے ہاؤس کے سامنے موشن مُپٹ کرنی ہو گی۔

Shaikh Ejaz Ahmad: Sir, there will be no time; there will be no opportunity. I will just take one minute of the House.

جناب ڈپٹی چیرمین: نہیں جناب، قواعد کے مطابق آپ اس کے لئے علیحدہ موشن ہٹ کریں گے اور رپورٹ آپ کے سامنے ہے اور جب دوبارہ سینیٹ میں ڈیبیٹ کے لئے آئے گی تو اس پر بحث ہو جائے گی۔

Shaikh Ejaz Ahmad: By that time the budget would be over and the purpose of having a useful discussion on the Taxation Commission.......

جناب ڈپٹی چیرمین: اس کے لئے تو علیحدہ موشن دینی ہوگی۔

Shaikh Ejaz Ahmad: You can take sense of the House, if such a hard work done on the Taxation Commission. . . . .

پروفیسر خورشید احمد: جناب چیرمین! اگر مسئلہ صرف ٹیکنیکل ہے تو ہمیں پھر قاعدہ ۲۲۹ کی طرف آنا پڑے گا کہ آپ ہمیں اس کے تحت اس بات کی اجازت دیں کہ ہم یہ تحریک پیش کریں کہ سینیٹ آج یا اگر آج ممکن نہیں ہے تو اس کا اسپیشل سیشن بلایا جائے تاکہ اس رپورٹ پر بحث کی جا سکے اور دوسرا آپ سے یہ بھی درخواست کی جائے کہ گویا یہ یہاں آنے کے بعد ایک پبلک ڈاکومنٹ ہے لیکن جو پراپر چینل ہے اس کے تحت اسے قومی اسمبلی کے اراکین تک بھی فراہم کیا جائے۔

قاضی عبداللطیف: پوائنٹ آف آرڈر، جناب اس رپورٹ کا ترجمہ اردو میں بھی فراہم کیا جائے، آپکی عنایت ہوگی۔

جناب ڈپٹی چیرمین: یہ پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہے۔ میں ان سے کہہ دیتا ہوں۔ کہ ترجمہ فراہم کیا جائے۔

Mr. Hasan A. Shaikh: I think, Prof. Khurshid Ahmad is abusing the privilege of raising a point of order and privilege of suspending a rule. For every little thing you don't suspend a rule and for considering a report of this size you cannot suspend a rule and go on immediately today. I think, it is abuse of the privilege available to a member.

Mr. Deputy Chairman: Thank you. Dr. Mahbub ul Haq Sahib, on point of order.

Dr. Mahbub ul Haq: Mr. Chairman, this is an important report and it is an important subject. It is quite understandable that the Senators would like an opportunity to debate the report of the National Taxation Reforms Commission before the budget is presented to the National Assembly. Because only at that stage these views expressed by the Senators will be of use in the formulation of the

[Dr. Mahbubul Haq]

budget. Our constraint at the moment is time because since the Senate is ending, or being prorogued this morning there will not be time either for the Senators to study this report in the course of the morning or to debate it. And, as such, Mr. Chairman, I will suggest just to take this issue under advisement. We shall consider it also in the government as to how best such an opportunity for a debate can be provided. It does not have to be settled now but since a report has been circulated, the Senators can also send their comments in writing on this report to the Finance Minister and to the government. But if it is possible at all in consultation with the leader of the House and in consultation with the Prime Minister to see that an opportunity is provided before the Budget, we shall make those consultations, Mr. Chairman, and then we shall be getting in touch with you on that.

جناب ڈپٹی چیئرمین: شکریہ جی ، آج سینیٹ کا دسواں اجلاس اختتام پذیر ہو رہا ہے ۔ میں تمام اراکین ایوان کا مشکور ہوں کہ مجھے اس ایوان کو احسن طریقے سے چلانے میں ان کا بھرپور تعاون حاصل رہا ہے اور ہر ایک رکن نے اپنی استطاعت کے مطابق ایوان کی کاروائی میں بھرپور حصہ لیا ہے اس لئے میں آپ سب کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور اب میں جناب صدر کا حکم پڑھ کر پیش کرتا ہوں ۔

> " In exercise of the powers conferred by clause (1) of Article 54 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, I hereby prorogue the Senate on the conclusion of its sitting on 30th April, 1987.
>
> Sd/-
>
> *(Gen. Muhammad Zia-ul-Haq)*
>
> *President.*"

[*The Senate prorogued* sine die].

PCPPI—2691 (87)/Senate. —Dated 7-9-88—300